درس حدیث

محمد اظہر مدنی

کسی کی بھی مدد اللہ کی خوشنودی کے لئے ہونی چاہیے

وعن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان الله لا ينظر الی اجسامكم ولا الی صوركم ولكن ينظر الی قلوبكم واعمالكم. (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے جسم اور شکل وصورت کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

ہر انسان کے نیک اعمال کا تعلق دل سے بھی ہوتا ہے لیکن یہ صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور نیک عمل کرنے والا جانتا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو کوئی بھی نیک کام اللہ کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں، ان کو دنیا میں صلہ کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ وہ واہ واہی کے محتاج نہیں ہوتے ہیں وہ صرف اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور نیک کام کرکے اپنی آخرت کو کامیاب بنانے کے لئے فکرمند رہتے ہیں اسلام کو ایسے ہی اعمال مطلوب ومحبوب ہیں۔ اس کے برعکس معاشرہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بظاہر نیکی کا کام کرتے ہیں لیکن اس نیک کام کے پس پردہ مقصد کچھ اور ہوتا ہے جیسا کہ بعد کے ایام میں اس کے مظاہر سامنے آجاتے ہیں۔ کچھ لوگ دوسروں کی وقتی طور پر مدد اس لئے بھی کرتے ہیں کہ آئندہ دنوں میں اس مدد کے عوض اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ اگر کوئی اس نیت سے کسی کی مدد کرتا ہے تو ایسا شخص خود کو تو دھوکہ دے ہی رہا ہے اور مدد کرنے والے کو بھی دھوکہ دے رہا ہے۔ اس حدیث میں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ وہ جو بھی نیک کام کیا جائے خلوص نیت کے ساتھ، بدلہ کی چاہت اللہ سے ہو، بندہ سے نہیں۔

حدیث کی ایک دوسری مشہور روایت میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور بے شک انسان کو وہی صلہ ملے گا جس کی اس نے نیت کی چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث میں بھی نیت کے مقصد کو واضح کیا گیا ہے اور انسان کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اس نے جس ارادے سے کوئی کام کیا ہے اگر اس کا ارادہ درست ہے تو اس کے مطابق اس کو بدلہ دیا جائے گا۔ قرآن میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ (سورہ البقرہ:۲۳۵) ''جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے۔ تم اس سے خوف کھاتے رہو۔''

مدد کی نیت کا تعلق دل سے ہے۔ دل میں صرف اللہ کی خوشنودی کا جذبہ ہو، اور جو کچھ بھی کرے یہ سوچ کر کرے کہ وہ جو کچھ بھی کر رہا ہے اپنے پروردگار کے حکموں کی بجاآوری میں کر رہا ہے۔ کچھ اعمال ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن شریعت کے معیار پر کھرے نہیں اترتے اس لئے جو بھی عمل کیا جائے شریعت کے حکم کے مطابق کیا جائے۔ مثال کے طور پر کسی کی جائیداد ناجائز طریقے سے لے کر دوسرے ضرورت مند کو دینا بظاہر نیک عمل لگتا ہے لیکن شرعی نقطہ نظر سے پہلا کام تو غلط ہے ہی اور دوسرے کو لے جا کر دینا بھی غلط ہے۔ اس طرح کی مدد کرکے وہ حقیقت میں وہ اللہ کی نظر میں نہیں بلکہ دوسروں کی نظر میں محبوب بننا چاہتا ہے۔ اس لئے کسی کی مدد میں دکھاوا نہیں ہونا چاہیے اور جائز طریقہ بھی ہونا چاہیے کچھ لوگ مدد کرنے کے بعد کچھ لوگوں کے مابین تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ ریاکاری کے زمرے میں آتا ہے اور نبیؐ نے ریاکاری یعنی دکھاوا کو شرک اصغر قرار دیا ہے۔ مدد کرنے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ اس کے پاس جو بھی دولت ہے وہ سب اللہ کی توفیق سے اس کی دی ہوئی نعمت ہے اور وہ اللہ کی نعمت کو ضرورت مندوں کو دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر نیک عمل میں اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور ریاکاری سے محفوظ رکھے تاکہ ہمارے نیک اعمال اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوں کیوں کہ ریاکاری نیک اعمال کو ضائع کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔ اخلاص نہ ہونے سے مال ہاتھ سے نکل جانے کے ساتھ ساتھ بندہ ریاکاری کا بھی مرتکب ہو جاتا ہے یہ شریعت کی نگاہ میں ناپسندیدہ عمل ہے جس سے ہمیں ہر حال میں بچنا چاہیے اور ہر نیک کام اور اپنے بھائی کی مدد کے وقت نیت میں اخلاص ہونا چاہیے۔

☆☆☆

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

''احترام انسانیت اور مذاہب عالم''

پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

صلائے عام ہے تشریف لائے ہر کوئی آئے

آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھادیں
بچھڑوں کو پھر ملادیں ، نقش دوئی مٹادیں
سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
''انسانیت کا مرکز اس دیس کو بنادیں''

ایمان والوں کے قلوب کو گرمانے ،اذہان کو صیقل کرنے ،قوت ایمانی جو حقیقی طاقت اور اس کا سرچشمہ ہے،کو بڑھانے ،زنگ آلود دل ودماغ کو صاف وشفاف کرنے ،روح کو بالیدگی عطا کرنے ،جسم وجان کو تقویت بخشنے، رحمتوں اور برکتوں سے بھری مجلسوں کو سجانے ،اپنے رب کی رحمتوں کو سایہ فگن کرانے ، ملأ اعلیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو معزز مخلوق رہتی ہے ان میں اپنے ذکر کو اعلیٰ و بلند کرنے، رحمت کے فرشتوں کے قطار در قطار رحمتوں کے ساتھ نزول فرمانے ،اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی صحبت جو تمام مجالسہائے انسانیت میں سب سے پاک، پیاری اور معیاری مجلس ہے سے سرفراز ہونے ،صحبت با اہل دل ،مجلس اہل ذکر ،محفل اہل فکر اور انجمنہائے تذکیر ووعظ اور نصیحت سے ایمان کو تازہ کرنے ،ولولوں کو چار چاند لگانے ،ہمتوں کو جوان کرنے ،جوش وجذبہ کو پروان چڑھانے ،نت نئی سیئات وہفوات اور ایجادات لہوولعب اور مادیت سے متاثر ہوئے دلوں کو ان کے رب کریم سے ملانے ،قریب کرنے اور روحانیت کی معطر وخوشبودار فضا میں سانس لینے کے لئے پینتسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس میں خفافا وثقالا ،شاداں وفرحاں ،تنگی وکشادگی کی حالت میں اور طوعاً وکرھاً بھاگتے ہوئے آجایئے اور دنیا کی جھنجھٹوں سے نجات پایئے۔سستی وکاہلی جوامت وجماعت کی نشانی بنی ہوئی ہے اسے دور بھگایئے اور مال واولاد جو پاؤں کی بیڑی بنی ہوئی ہیں ان سے الگ ہوکر خالص اللہ تعالیٰ کے لئے

مدیر مسئول
اصغر علی امام مہدی سلفی
مدیر
مولانا محمد خورشید عالم
مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت
مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا طہ سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
دعوت الی اللہ اور اس کے تقاضے	۸
اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فوائد وثمرات	۱۱
اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ	۱۵
جماعتی خبریں	۱۷
پینتیسویں آل انڈیا کانفرنس- چنداعیان جماعت کے تاثرات	۱۸
مجلس استقبالیہ پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس	۲۲
پھیکے پھیکے (نظم)	۲۹
چلے چلو کہ ہے دلی میں اجتماع عام	۳۰
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۳۱
پینتیسویں آل انڈیا کانفرنس (اشتہار)	۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵۰/روپے
فی شمارہ	۷/روپے
پاکستان	۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

نکلیے۔آپ آل واولاد اور دنیا کی حاجات وضروریات کے لئے بارہا گھروں سے نکلے ہوں گے،جنم بھومی اور خاک وطن کوخیراباد کہا ہوگا اورآپ کے اوقات سیر وتفریح اور میلے ٹھیلے جوبسااوقات آپ کی آل واولاد اور مال ومنال میں بے برکتی اورمعصیت کا سامان ہیں،عیش وعشرت،خواہشات نفسانی اورلذت جہاں بانی اور دنیاداری میں گذرے ہوں گے،اب لذت ایمانی،تقویت روحانی اور خالص اللہ جل شانہ کی رضا مندی اور خوشنودی کے لئے دلی آیئے۔علماء ومشائخ،خطباء ومقررین،ائمہ وموذنین،دعاۃ ومبلغین،مدرسین ومعلمین،اطباء قلوب واذہان اورحکماءجسم وجان کی صحبت،ان کے بیان کردہ ارشادات عالیہ، خطبات ایمانیہ اوروعظ وارشاداور پندونصیحت سے لبریز کلمات سے اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے قومی راجدھانی دہلی کے مرکز انسانیت (رام لیلا میدان) میں تشریف لایئے۔یہ صلائے عام ہےتشریف لائے ہرکوئی آئے، صدائے ناصح ونافع ہے رخت سفر باندھیے، اسلاف کے کاروان دعوت وعزیمت کی یادتازہ کیجئے،آپ کی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہنداورآپ کے علماءورہنمااورقائدین وواعظین آپ کوکہیں سےبھی اس متنوع میڈیائی دورمیں اپنی قیمتی باتیں سناسکتے ہیں،لیکن پاک مجلسوں کوآپ کے بغیرنہیں سجاسکتے۔دل کو گرماسکتے ہیں مگردلوں کو برمانہیں سکتے۔اس کے لئے آپ کوچل کرآنا چاہیے۔

کتاب وسنت کے متوالوں اور چاہنے والوں کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ ان مجالس، محافل، مؤتمرات، کانفرنسوں اور اجتماعات واجلاس کی کیا اہمیت ، افادیت اورضرورت ہے؟تم ہی تم ہوجوکچھ بھی ہو،لیکن کیا ہو،ہم ہی ہم ہیں اور کچھ ہیں بھی تو کیا ہیں۔آؤ ہم تم مل کرایک انجمن ہوجائیں،ایک قوت بن جائیں،ایک آواز ہوجائیں،ایک بزم سجائیں،اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وعزشانہ کے گن گائیں،محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا خلوات وجلوات اورتنہائی وانجمن آرائی میں عکس جمیل دکھائیں۔انسانیت کواس کا بھولا ہواسبق یاددلائیں۔اپنے پرائے کافرق مٹائیں۔اخوۃ متحابین کا آئینہ بن جائیں۔ایک صف میں کھڑے ہوگئےمحمودوایاز،دوئی اوردوری کوختم کرکے دوقالب یک جان بن جائیں،نسل کی دوری،رنگ کی دوری،زبان کی دوری،اوطان کی دوری اورتعصب کومٹا کر امت واحدہ بننے کا مظاہرہ بھی کریں۔"ملوملاؤ کہ ملنے سے بات بنتی ہے" کے مصداق ٹھہرجائیں،بکھرے ہوئے تارے نہیں آسمان کے چمکتے کہکشاں اور روشن ستارے بن کر ہرسطح پرروشنی کا منارتعمیر کریں،انسان کواس کا سب سے بھولا ہواسبق انسانیت نوازی سکھائیں۔اوران کے رب کے فضل سے ان کو شیروشکر کردیں "تاکس نہ گوید بعدازیں من دیگرم تو دیگری"، اخوۃ متحابین، أمة واحدة ،اورجسدواحدکاسماں پیش کریں۔تاکہ ہم سب کے رب کریم کاکلمہ بلند ہو،اس کے رسول محمد ﷺ کاذکراعلی وارفع ہواورانسانیت اوراخلاق ومروت کا بول بالا ہو،ہرطرح کی نفرت وتعصب اورعداوت کے نعرےاوراس کے نخوت وغرورسرنگوں ہوں کہ تمام کےتمام آدم کی اولادہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے تھے،رنگ ونسل کی بنیادپرکسی کوکسی پرفوقیت نہیں ہے،تقوی ہی معیارفضیلت ہے،یہ تقوی ناپید ہوتا جارہا ہے۔اللہ جل شانہ سےمحبت کی شدت اوراس کی ناراضگی اورغضب سے ڈرنے کا ملکہ ومزاج ختم ہورہا ہےاور یہ انسان کی سب سے بڑی بدبختی ہے۔تقوی اورحیادوایسے جوہر ہیں جواسلام کے اعمال قلبیہ روحانیہ،جسمانیہ اخلاقیہ،ایمانیہ،تمام طرح کےفرائض وفضائل کی بجاآوری اورتمام طرح کے مثالب،برائیوں،بےمروتی واخلاق باختگی اور بےحیائی سےانسان کو بچاتا ہےاورحقوق اللہ اورحقوق العباد کےاداکرنے میں خلوت وجلوت ہرحال میں سرخرواورکامیاب بناتا ہے۔

اس وقت انسانیت کواندرونی وبیرونی،داخلی وخارجی،جسمانی وروحانی ہر طرح کاروگ لگتا چلا جارہا ہےاوراسےطرح طرح کےچیلنجز درپیش ہیں،غلط افکارونظریات اور باطل عقائدوطلسمات سے لے کرنت نئے دیگرچیلنجز نے انسانیت کی نیا کومنجدھار میں ڈال دیا ہے،وہ اب ہچکولے کھارہی ہےاورجن کو اسے ساحل نجات سے لگانا تھااورجن کواللہ تعالی اوراس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہہ کرملک ومعاشرہ اورانسانیت کوزندگی نوعطاکرنی تھی اوران کی بقاوترقی کی ضمانت دینی تھی وہ خودغفلت کے شکار ہیں اوراپنے مقام ومرتبہ کوفراموش کرکےخودڈوبنے والوں کی کشتی میں سوار ہیں۔سفینۃ النجاۃ ان کے پاس بطور ندائے الہی وصدائے مصطفوی موجود ہے وہ اس پر لبیک نہیں کہتے اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ بلکہ اقوام عالم جن کی ان کے پاس امانت تھی دنیا وآخرت میں کامیابی کی اس کوادانہ کرنے کی وجہ سے وہ ان اقوام کےظلم وستم کا شکار ہیں۔اور"چرارہبری کند" کے مصداق ہیں،امتِ اقرأ کوان پڑھ،جاہل اورناخواندہ کا سرٹیفیکٹ عطاکیا جارہا ہےاوریہ عالمی اورمحلی سطح پرحکومت کے

ایوانوں سے لے کر ہر اسٹیج وزبان پر عام ہے، اخلاقی گراوٹ کا یہ عالم ہے کہ ’’یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود‘‘۔ ان کی اخلاقی پستی اور گراوٹ ضرب المثل بنی ہوئی ہے، پسماندگی وذلت اس کا مقدر بنا ہوا ہے، آپسی تنازع، جنگ وجدال، خانہ جنگی اور عداوت نے قوموں کو ان سے متنفر وبرگشتہ کردیا ہے، بھائی بھائی سے، پڑوسی پڑوسی سے اور ملک ملک سے، کوئی محاذ نہیں جس پر خود آپس میں برسر پیکار نہ ہوں، آپس کی لڑائی میں شیر ببر ہیں، دوسروں کے سامنے بھیگی بلی ہی نہیں بلکہ ان کے چاپلوس اور آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ نسلی، لسانی، جغرافیائی اور مسلکی لڑائیاں اس پر مستزاد ہیں، اور کسی کو مارے بغیر کوئی ٹلنے والا نہیں ہے، حتی کہ جہاں مقدسات چھن رہے ہیں، گھر بار اجڑ رہے ہیں، معصوم ذبح ہو رہے ہیں، بچے بلک رہے ہیں اور ہزاروں لاپتہ ہیں، وہاں بھی باہم برسرپیکار ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی کرنے کو فتح وکامرانی سمجھتے ہیں، سچ کہا تھا کسی نے ۔

أسد علي وفي الحروب نعامة
فتخاء تنفر من صفير الصافر

دین رحمت کے ماننے والوں پر سختی وشدت اور ہر طرح کے تشدد وتطرف کا الزام ہے، امن وشانتی کے پیغامبروں پر دہشت گردی اور آتنک واد کا بہتان ہے اور خود جو دین سراپا امن ہے، وہ بھی اسلاموفوبیا کا شکار ہے اور اس کے خلاف غلط پروپیگنڈہ اور اتہام کو حق اور حقیقت باور کرایا جا رہا ہے۔

عورت جسے اسلام نے اہم مواقع پر مردوں پر فضیلت دی اور جس کو سب سے زیادہ کرامت وشرافت، عزت وعفت اور احترام عطا کیا وہ اپنوں کے جبر وجہالت کی وجہ سے حقوق نسوانی سے محروم کردی گئی، گھر کی نوکرانی بنا کر اور چند روٹینی کاموں کا مکلّف کرکے اس کی حق تلفی کی گئی، ردعمل کے طور پر جدت پسندوں اور آزاد خیالوں نے اسے آلۂ کار بنایا، اس کے ساتھ کھلواڑ کیا اور اسے بے آبرو کرکے رکھ دیا، اور آزادی کے نام پر اس سے زیادہ غلامی اور نوکری وچاکری کے جال میں پھانس دیا، اور اب وہ نادانوں، جبر کرنے والوں اور روشن خیالوں کے بیچ پس کر رہ گئی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام انسانی مشکلات کا حل اسلام میں موجود ہے، بس مسلمانوں کو اپنی اس روش میں تبدیلی لانی ہے، اپنے آپ کو بدلنا ہے، اس کے لیے ہر ممکن کوشش، ہمت اور حوصلہ صرف کرنا ہے، اس پیغام انسانیت، لوائے تعلیم وتعلم، علمِ عدل وانصاف، اور پیامِ مساوات ومواسات کو لے کر ہر گھر اور ہر در میں پہنچنا ہے اور اس کے لیے پوری قوت ایمانی اور ہمت وحوصلہ جواں کے ساتھ۔ ۹-۱۰؍نومبر ۲۰۲۴ء کو دہلی کے تاریخی رام لیلا گراؤنڈ میں پہنچنا ہے، اس میں دامے درمے سخنے گفتے ہر طرح شریک ہوکر قدم بسوئے دلی بڑھانا ہے، جوق در جوق اور فوج موج ظفر بن کر شریک کانفرنس ہونا ہے اور ایک بار پھر پوری قوت اور ہمت کے ساتھ پیام انسانیت کو عام کرنے کے لیے رام لیلا میدان دہلی چلنا ہے، ففروا الی الله.

پورے ملک، بلکہ بیرون ملک سے بھی قافلہ انسانیت کے حدی خوانوں، کتاب وسنت کے متوالوں اور توحید ورسالت کے علمبرداروں کے دہلی پہنچنے اور ان کی آمد آمد کا شور ہے۔ سوشل میڈیا نے ہر طرف اس خبر کو عام کردیا ہے۔ صوبائی، ضلعی، شہری اور مقامی جمعیتوں نے اپنے اپنے وسائل وذرائع کو بروئے کار لاکر بیداری کی ایک روح پھونک دی ہے۔ مرکز میں ہماہمی اور تیاری زوروں پر ہے۔ میٹنگوں اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ وفود آرہے ہیں۔ جائزہ کمیٹیاں سرگرم ہیں اور آپ بھی سفر سے پہلے رخت سفر باندھ کر بانگ درا اور الرحیل الرحیل کی آواز پر ہمہ تن گوش ہیں۔ ایسے میں آپ ایک مرتبہ پھر نیتوں اور عزائم کو مہمیز کیجیے۔ اس کو توانائی بخشئے کہ تعلیم وتعلم کی نیت ہے تو فرشتے بازو وپر واکئے بیٹھے ہیں، رحمتوں کا نزول اور ملأ اعلی میں ذکر جمیل ورفیع ہے۔ اور آپ کا یہ سفر، اپنے دینی بھائیوں سے ملاقاتیں، اپنے مرکز میں پہنچنے کی تڑپ اور اس سے مربوط ہونے کا عزم یہ سب بلاشبہ خالص اللہ تعالی کے لیے ہے اور اس کی رضا کے حصول کے لیے ہے۔ اگر اللہ کی راہ میں نکلے ہیں تو ایسا ہی مزاج بھی بنالیجئے، اور خالص اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے اس سفر کو خاص کرلیجے، ایسے رویے اپنائیے کہ آپ اللہ کے حضور یہ کہہ سکیں کہ پروردگار! میں نے یہ پرمشقت سفر جماعت کی خاطر، جمعیت کی آواز پر، آپ کی خوشنودی اور آپ کے دین کی سربلندی کے لیے کیا تھا، سسکتی ہوئی انسانیت اور آپسی خونریزی میں مبتلا انسانیت کو رحمت ومحبت کا پیغام دینے اور سننے اور سنانے کے لیے نکلا تھا، تو آپ بھی ایسے وقت میں کہ ﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (الشعراء:۸۹۔۸۸) ’’جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہیں

آئے گی لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر آئے۔'' اسے میری سرخروئی کا ذریعہ بنادے، بارالہ! آپ اسے قبول فرما لیجئے، کیونکہ میں نے حسد سے، کینہ سے، غرور سے، بے ادبی سے اور ہر طرح کے روحانی ومادی علائق اور گندگی سے دل کو صحیح سالم اور بچا کر اس کام کو انجام دیا تھا، کانفرنس کے لیے گھر سے داہنا پاؤں نکالتے ہوئے دعائے خروج منزل اور دعائے سفر پڑھی تھی، زادراہ لے لیا تھا، ساتھیوں کا قدم قدم پر اور لحہ لحہ خیال کرتا تھا، الجار بالجنب والصاحب بالجنب کے ساتھ بھی ایماندار پڑوسی کی طرح سلوک کرتا تھا، سفر میں تمام سنتوں کی مکمل عملداری تھی، خلق خدا کو ایذا سے بچاتے ہوئے، کسی فتنے میں پڑنے سے بچتے ہوئے اور لوگوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کئے بغیر نماز کی ادائیگی ہوتی تھی اور وقت پر ہوتی اور اجر وثواب کی کثرت تھی۔ اس لیے آپ ہر وقت ذکر الٰہی سے زبان رطب اللسان رکھیں، انسانیت نوازوں کے قافلہ سالار اس قافلہ انسانیت کے اعلیٰ اسلامی وسلفی معیار کو برقرار رکھیں اور اسے سفر میں، کردار وگفتار اور اخلاق میں، کھان پان میں، نشست وبرخاست میں، گفت وشنید میں، جمیع تصرفات اور سارے حرکات وسکنات میں نبی کی سیرت وسنت کا عنصر بنادیں۔ گویا وہ ''وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ'' (التوبۃ:۱۲۲) ''سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جبکہ ان کے پاس جائیں ڈرائیں۔ تاکہ وہ ڈر جائیں۔'' کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔

منزل مقصود پر پہنچ کر اور اس پورے سفر میں خاص طور پر ''السفر نوع من السقر'' کو مد نظر رکھتے ہوئے پریشانیوں اور تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت ہی نہیں بلکہ باعث ازدیاد اجر وثواب تصور کر کے اسے انجوائے کریں۔ جھلاہٹ وگھبراہٹ اور اضطراب وتضجر کا ہرگز نہ شکار ہوں، ساتھیوں کے دوران سفر واقامت کانفرنس بہترین ساتھی بنیں، ان کے خادم بنیں اور تواضع وبے تکلفی سے کام لیں، لہو ولعب، ہنسی ومذاق، مزاح اور چٹکلوں میں وقت گذارنے کے بجائے ادعیہ ماثورہ اور قرآن کریم کی تلاوت اور آپس میں مذاکرہ اور سنجیدہ مسئلہ ومسائل اور احکام وفضائل کے پڑھنے، سننے اور تبادلۂ خیال میں اپنے پورے اوقات کو آباد رکھیں۔ یہ اللہ والوں کا سفر ہے، اسلاف کے متبعین کا سفر ہے، رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے اور ان کو اپنا اسوہ گرداننے والوں کا سفر ہے، اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ کو عملی طور پر سامنے رکھیں، سفر وحضر میں سلف صالحین، ائمہ ومحدثین اور اہل حدیث کی قربانی، جانفشانی اور ایثار وفدائیت کو ہر وقت مطمح نظر رکھیں۔ آداب طالب العلم، رحلات المحدثین واہل الحدیث اور اس میں ان کے تحمل، صبر وضبط، جد وجہد اور عمدہ اخلاق کو اپنائیں۔ فضول خرچی سے بھی بچیں اور زیادہ سیر وتفریح میں وقت ضائع کرنے سے پرہیز کریں، کوشش ہو کہ رفقاء سفر زیادہ سے زیادہ ہوں، دو بھی ہوں تو ایک کو امیر اور اپنا راہبر ضرور بنائیں، اور اس کا مخلص، محبوب اور مفید مشیر، وزیر اور معین ومددگار بھی بنیں، سن وشعور میں کبھی فروتر امیر بن جائے تب بھی اپنی برتری ثابت کرنے اور اسے نیچا دکھانے کی فاش غلطی ہونے نہ پائے۔ سلام کو خوب رواج دیں کہ یہ آپسی محبت کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے فائدہ اٹھائیں، ہر خطیب جس لہجے میں بات کرے، جس انداز میں کرے، اس کی ہر بات کو ''الحکمۃ ضالۃ المومن'' کے تناظر وپس منظر میں لیں، آپ میں سے بہتیرے مہمان ہیں۔ مجلس استقبالیہ، ذمہ داران اور جملہ اراکین اور اہل دہلی و منطقہ آپ کے لیے چشم براہ اور دیدہ ودل فرش راہ ضرور کیے ہوئے ہیں اور اپنی ممکنہ سہولیات آپ کے لیے فراہم کئے ہوئے ہیں۔ علماء ومشائخ اور خطباء واہل قلم آپ کے لیے مہینوں سے تیاریوں میں ہیں، مگر یہ نہ بھولیں کہ یہ کانفرنس آپ کی ہے، یہاں آپ کو قدم قدم پر کمی اور قلت وسائل وسہولت کا احساس ہو سکتا ہے، وسوسے پیدا ہو سکتے ہیں، اور شیطان تو ہر اچھے کام میں اپنے تمام انصار واعوان کے ساتھ آپ سے زیادہ تیاری اور ساز وسامان کے ساتھ ہر بھیس میں نمودار ہوتا ہے کہ آپ کو ورغلائے اور کم از کم طبیعت میں تکدر پیدا کرے۔

وسواس الخناس جو دلوں تک رسائی رکھتا ہے، کی فتنہ سامانی اور فتنہ پروری الگ ہے، جنوں اور انسانوں میں سے (من الجنۃ والناس) کوئی کم بڑے دشمن نہیں ہیں، ایسے دشمنوں سے بچ جائیں، صحبت صالح اختیار کریں، معوذتین اور

لاحول ولاقوۃ اوراستعاذہ کی تکرار سے ان دشمنوں کو بھگا دیں گے، مگر قدم قدم پر آپ کی خواہشات، آپ کا نفس امارہ، قوت بہیمیہ بھی تو سب سے خطرناک دشمن ہیں، آپ کے شایان شان بات برتاؤ اور انتظامات نہ ہونے پر آپ کا نفس آپ کو برانگیختہ کرے گا، وہ اندر سے حملہ آور ہوگا، اپنا ہمدرد بن کر دل ودماغ پر چھا جائے گا، اس پر آپ کے سب دشمن شیاطین الانس والجن تو صرف مزے لیں گے، کیونکہ یہ سب کام تو آپ کا نفس ہی کرنے لگا ہے، ایسے میں آپ تو ناراض ہوجائیں گے، اپنے رضا کاروں سے، علماء وذمہ داروں سے، میزبانوں سے، مہمانوں سے، ساتھیوں سے اور یوں نیکیوں کے اکارت جانے، ثواب کو کم کرنے اور انسانیت کا درس سب کو دینے کے بجائے ہم خود انسانیت اور مومنین ومسلمین کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں گے، جس کو ختم کرنے کے لیے آئے تھے۔

تلبیس ابلیس ابن جوزی کی پڑھ لیں اور قصص الانبیاء، اصحاب دعوت وعزیمت اور کاروان سلف کی تاریخ یاد کریں اوران کے ساتھ کچھ دیر گزاریں تو یقیناً مشقتیں بھول جائیں گے بلکہ لذت وحلاوت پائیں گے۔اس لئے اپنے اندر برداشت کی قوت پیدا کریں، اپنے آپ کو مخدوم کے بجائے خادم اجلاس واحباب بنالیں، کانفرنس کا رضا کار اور میزبان گردان لیں، اور عربی شاعر جو مہمانوں کو مقام دے کر ایک میزبان بنا دیتا ہے، اس کے مصداق میزبان بن کر ذمہ داریاں بانٹ اور اٹھالیں۔مجلس استقبالیہ وکانفرنس آپ سے یہی عرض گزار ہے:

یا ضیفنا لو زرتنا لوجدتنا
نحن الضیوف وأنت رب المنزل

تقاریر ونصائح پر عیب جوئی اور تبصرہ نہ کرکے "خذ ما صفا ودع ما کدر" کے پیش نظر اچھی باتوں کو حرز جاں بنائیں، ہر معاملہ میں سفر سے لے کر اقامت کانفرنس تک استفادہ وافادہ، عفو درگذر اور فروتنی وتواضع اختیار کریں، اور چھوٹوں پر رحم وکرم اور بڑوں کی توقیر کو لازم، جزء ایمان اور بابرکت جان کر دل وجان میں بسائیں اور عملی جامہ پہنائیں کہ آپ کو دیکھ کر دوسرے بھی ویسا ہی بن جائیں، مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے، اور دشمن جانی جگری دوست بن جاتا ہے، اور برائی کو بڑی بھلائی اور انتہائی اچھائی سے ڈیل کریں گے اور پیش آئیں گے تو دین کا دشمن، ایمان کا عدو اور انسانیت کا قاتل صاحب ایمان اور کم از کم جگری دوست، گرمجوش اور لنگوٹیا یار بن جائے گا اور آپ کا سفر میمون ومبارک قرار پائے گا۔

اہل حدیث منزل اردو بازار ہیڈ آفس میں ازدحام شدید ہوگا، پھر بھی اس کی زیارت کریں، اہل حدیث کمپلیکس جہاں دارالافتاء ومجلس تحقیق علمی، المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیۃ، اسٹوڈنٹس گائیڈنس سنٹر، اہم اجتماعات کا مرکز، خواتین وحضرات کے لیے محاضرات کا نظم ونسق اور مبانی ومعانی کا ایک جہاں آباد ہے اسے ضرور ملاحظہ کریں، اور چاروں پرچے خصوصا عربی، اردو، ہندی وانگریزی پرچوں کے دفاتر کو ضرور دیکھیں اور انہیں حاصل کریں، اور دیگر مفید اسلامی وسلفی لٹریچر کو بھی زادسفر اور اہل خانہ اور ساتھیوں کے لیے گفٹ کی صورت میں لے جائیں اور جو حصول اجر وثواب، خوشنودی رب، قرآن وسنت پرعمل اور پورے سفر میں خالص تقوی وطہارت اور اچھے کام کی عادت ڈالی ہے اس پر ہمیشہ عمل کریں۔اور جمعیت وجماعت خصوصا مرکزی جمعیت جوام ہے، اصل ہے اور عالمی ومحلی ہر سطح پر ایک محلّہ سے لیکر ملک وملت کی سطح پر سب کو جوڑ کر چلنے کا ذریعہ ہے اس کا دست وبازو بنیں۔لغو کاموں، افواہوں اور وسوسوں سے دور رہیں، سب کے ساتھ مضبوط رشتہ بنائے رکھیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اللہ تعالی آپ کے اس سفر کو دنیا وآخرت دونوں میں وسیلہ ظفر بنائے اور آپ کو سالم وغانم، مسعود ومظفر اور کامیاب وکامران اہل وعیال اور جماعت وملت کی طرف لے جائے۔

موسم خوشگوار ہے، رات میں قدرے خنکی رہے گی، اس کے لیے چادر یا ہلکا کمبل ساتھ ضرور لائیں۔اللہ تعالی آپ سب کا حامی وناصر ہو۔

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے
اٹھ کے خورشید کا سامان سفر تازہ کریں
نفس سوختہ شام وسحر تازہ کریں

☆☆☆

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

دعوت الی اللہ اور اس کے تقاضے

ذبیح اللہ خان نوراللہ جامعی، میسوری

یـقـول الله تعالیٰ: وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (حم سجدہ:۳۳)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔

دعوت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''بلانے'' کے ہیں کوئی شخص کسی فرد کو اپنے گھر کھانا کھانے کے لئے بلائے یا کوئی شخص اپنی جماعت، فکر، تنظیم یا کسی خاص شخص کو تسلیم کرنے کے لئے بلائے یا اللہ نہ کرے کسی گناہ کی طرف بلاوے یہ سب دعوت کے معنی میں ہے۔

دعوت کی اصطلاحی تعریف: دینی اصطلاح میں دعوت کا معنی بلانا نہیں بلکہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلانا ہے (سورۃ حم سجدہ: آیت نمبر۳۳)

یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا ہے۔

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ الخ

''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔''

اس آیت کریمہ میں موجودہ استفہام نہی کے معنی میں ہے اور آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ اس شخص سے اچھی بات کسی کی نہیں جس میں دعوت الی اللہ، عمل صالح اور عزت وافتخار سے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے (تفسیر بیضاوی ج۲ص۳۵۳)

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۵۵ھ) نے اس آیت کے ضمن میں فرمایا: اس سے عمدہ کوئی چیز نہیں اس کی راہ سے زیادہ روشن اور کوئی راہ نہیں اور اس کے عمل سے زیادہ ثواب والا اور کوئی عمل نہیں۔

یہ آیت کریمہ ہر اس شخص کے بارے میں ہے جس نے دعوت الی اللہ دی اور اپنے آپ کو دین کا تابع بنا کر اعمال صالحہ اپنایا، اور بلا جھجک اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، چاہے وہ شخص کسی بھی زمانہ کا ہو اور یہ آیت کریمہ عام ہے کسی خاص طبقہ کے لئے نہیں ہے۔ اس میں مرد وخواتین علماء، صلحاء داعیان وعوام ودیگر تمام کے تمام اس زمرے میں شمار ہو سکتے ہیں۔ دعوت الی اللہ یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر امت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے، اس آیت کریمہ کے ضمن میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے فرمایا کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ عام ہے جیسا کہ امام عبدالرزاق نے معمر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس آیت وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ کی تلاوت کرنے کے بعد اس داعی الی اللہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بندہ اللہ تعالیٰ کا حبیب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ شخص ہے، یہ اللہ تعالیٰ کو زمین والوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی دعوت کو قبول کیا اور اسی اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور خود اس دعوت کے مطابق نیک عمل کیا اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، اور یہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج۴ص۱۰۶)

نوٹ: خلیفۃ اللہ کا لفظ جو کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۰ھ) کے قول میں آیا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے کسی کو خلیفۃ اللہ کہنے کے بارے میں علمائے امت کے دو قول ہیں۔

ا۔ بعض نے کہا ایسا کہنا درست نہیں ہے۔ ۲۔ بعض نے کہا، ایسا کہنا درست ہے۔

اس ضمن میں امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۵۱ھ) نے طرفین کے دلائل ذکر کرنے کے بعد تحریر کیا ہے، اگر خلیفۃ اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا جانشین ہے تو ایسا درست نہیں اور اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے گذشتہ لوگوں کا جانشین بنایا ہے تو پھر یہ کہنا درست وصحیح ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت سے ایسے شخص کی شان وعظمت بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مفتاح دار السعادۃ ص ا تا ۱۵۳)

آیت کریمہ کی روشنی میں داعی: امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس داعی جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والا ہو، اس کے بارے میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے علم (اسلام) کی اشاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی طرف دعوت ان اعمال میں سے ہے جو سب سے زیادہ افضل واعلیٰ ہیں، اور جن کا بندے کے لئے دنیا وآخرت میں نفع سب سے زیادہ ہے، اور یہ بندے کا سب سے زیادہ عزت وقدر والا اور افضل مقام ہے۔ (مفتاح دار السعادۃ ج۔ اص۱۵۴)

دعوت الی اللہ کے لئے حقیقتاً ایمان باللہ کے بعد دینی ذمہ داریوں میں یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے، اور یہ ذمہ داری ادا کرنے والے امت محمدیہ کی سب سے بہتر ین جماعت ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ (آل عمران:۱۱۰)

یعنی جتنی امتیں لوگوں میں پیدا ہوئی ہیں، تم سب سے بہتر ہو، کہ تم اچھائی کا حکم کرتے ہو اور برائی کو مٹاتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران:۳/۱۱۰)

محترم قارئین: دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی بناء پر اس داعی کی دعوت کو سب سے احسن کلام کہا گیا اور اس دعوت الی اللہ کی وجہ سے اس کو خیر امت کے لقب سے ملقب کیا گیا، اور جس کو اتنا بڑا اعزاز حاصل ہوا اس کو چاہیے اس اعزاز احسن کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے آپ میں چند بنیادی چیزوں کو ہمیشہ ہمیشہ برقرار رکھے۔

۱۔اخلاص نیت: ایک مسلمان مرد وعورت کی نظر وسیع میں ''نیت'' کا معاملہ دینی ودنیاوی امور میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اسی لئے سب اعمال اسی کی بنیاد پر ہیں اور اسی اعتبار سے وہ اعمال مقبول یا مردود قرار پاتے ہیں، اور ہر عمل کے لئے نیت اور اس کی درستگی اہم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (سورۃ البینۃ آیت ۵)
اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔

وعن امیر المومنین ابی حفص عمر بن خطاب رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول، انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی (الحدیث)

سیدنا امیر المؤمنین ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی (اچھی یا بری) نیت کے مطابق (اچھا یا برا) بدلہ ملے گا (صحیح البخاری: کتاب بدء الوحی: کتاب الایمان)

اس حدیث مبارکہ کی بنیاد پر علماء کا اتفاق ہے کہ اعمال میں نیت ضروری ہے، اور نیت کے مطابق ہی اجر ملے گا اور ہر کام کے لئے اخلاص ضروری ہے یعنی ہر نیک عمل میں صرف اللہ رب العالمین کی رضا پیش نظر ہو اور اگر کسی نیک عمل میں اخلاص کے بجائے کسی اور جذبے کی آمیزش ہو جائے گی تو وہ عمل عنداللہ مقبول نہیں ہوگا، اور نیت کا تعلق انسانوں کے دلوں سے ہے، اس لئے دوسری حدیث مبارکہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمادی۔

وعن ابی هریرة عبدالرحمن بن صخر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم.

سیدنا ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔(صحیح مسلم کتاب البر)

اس حدیث سے اخلاص اور تصحیح نیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے اس لئے ہر نیک عمل میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے اور دل کو ہر اس چیز سے پاک وصاف رکھنا ضروری ہے، جس سے اعمال برباد ہو سکتے ہیں مثلاً، ریاکاری، نمود ونمائش، دنیا کی لالچ یا اس قسم کے گھٹیا مفادات وغیرہ۔

داعی ومبلغ پر واجب ہے کہ اس کا عمل دعوت وارشاد خالص اور محض اللہ رب العالمین کی رضا وخوشنودی کے لئے ہو، ریاء لوگوں کی واہ واہی اور تعریف وخوشامد کا طلب گار نہ ہو۔

معزز صاحب علم وفضیلت قارئین! اخلاص نیت کے بعد دعوت الی اللہ کے لئے سب سے اہم اور بنیادی شئی علم ہے۔

علم کا لغوی معنی: عقل میں کسی چیز کی صورت کا آجانا امام شوکانیؒ کے بقول علم ایک ایسی صفت ہے جس کے لئے مطلوبہ چیز پوری طرح منکشف ہوجاتی ہے۔(علم الاصول للشوکانی ص۴۱۳)

شرعی حکم: سب سے بلند اور اصل علم شریعت کا ہے جو کتاب وسنت سے حاصل شدہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا **قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة** " آپ کہہ دیجئے یہ میری راہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں''، اور انسان کا یقین اور اعتماد اس کے علم کی ہی بنیاد پر ہوتا ہے، ایسا نہ ہو بندہ کسی کو دعوت دے اور وہ خود اس کے علم سے ناواقف ہو تو وہ دعوت اس کے لئے دنیا وآخرت میں ہلاکت کا باعث ہوگی۔

دنیا کی داعیوں کی سب سے مقبول جماعت میں سے ایک ہمارے نبی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ قَدْ جَآءَنِىْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِىْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (مریم:۴۳)

''اے میرے والد! میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے فرمایا علم وہ ہے جس پر دلیل قائم ہو اور مفید علم وہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں۔(مجموع الفتاویٰ ۱۳، ۱۳۶) اور آگے فرمایا قابل تعریف علم وہ ہے جس پر کتاب وسنت دلالت کرے اور علم یہی ہے جسے انبیاء کرام نے ہمیں وراثت میں عطا فرمایا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت سے ہمیشہ علم نافع کے لئے دعا کرتے تھے اور اس علم سے پناہ مانگا کرتے تھے جو نافع نہ ہو۔سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

اللهم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما اللهم انی اعوذبک من علم لا ینفع ومن دعاء لایسمع ومن نفس لا تشبع (مسند احمد ج۲، ۳۴۰)

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (سورہ فاطر:۲۸)''اور اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں''

صاحب علم سے ہی دعوت الی اللہ کا کام ہوتا ہے، دور حاضر میں فروعی مسائل میں تشدد اختیار کرنے سے دعوت الی اللہ میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے اور اجتہادی مسائل کو تشدد سے قائم کرنے اور شدت پسندی کے ساتھ دعوت دینا امت کے اتحاد کو ختم کرنے کے ساتھ دعوت الی اللہ کا اہم ترین کام میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔جبکہ دعوت واتحاد کو قائم رکھنے کے لئے مستحب چیز کو بھی چھوڑا جاسکتا ہے اور یہ تمام چیزیں انسان علم کی روشنی میں حاصل کرتا ہے، اور ان تمام مختلف فیہ مسائل کا حل ہوتا ہے اور گمراہ نظریات وخیالات سے متصف شخص کے پلیٹ فارم سے اپنے آپ کو بچا کر رکھا جاسکتا ہے۔

عمل: علم کے ساتھ ہی اس کا عمل اس کی نجات اور دعوت الی اللہ کا کام موثر ہوتا ہے، اگر کسی داعی نے اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ داعی عند اللہ مبغوض ترین بندہ ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ (سورہ الصّف:۲)

''اے ایمان والو،تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ،تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔''

علم سے محرومی چھ وجہوں سے ہوتی ہے، ان میں سے چھٹی وجہ علم پر عمل نہ کرنے کو شمار کیا گیا ہے، کیونکہ علم پر عمل نہ کرنے سے اس کے حافظہ کو ختم کر دیتا ہے اور علم ضائع ہوجاتا ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں حقیقت میں پورا مسکین وہ ہے جس کی عمر ایسے علم میں ضائع وبرباد ہوجائے جس پر اس کا عمل نہ ہو تو سمجھو دنیا کی لذتیں اور آخرت کی بھلائیاں اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں ۔ (صید الخاطر،ص ۱۴۴) عمل کے ساتھ داعی کے اخلاق سے دعوت الی اللہ موثر ہوتی ہے۔

اخلاق حسنہ: عادت انسانی نفس میں ایک راسخ کیفیت کا نام ہے جس سے اختیاری، اچھے یا برے کام سرزد ہوتے رہتے ہیں، اور طبعی طور پر اس میں اچھی یا بری تربیت کا اثر ہوتا ہے۔

یقیناً بندے کے ایمان واسلام میں اس کے ذاتی فضائل اور اخلاق حسنہ کا اعتبار لازم ٹھہرایا گیا ہے، اس لئے اللہ رب العزت نے دنیا کے داعیوں میں افضل ترین جماعت انبیاء میں افضل ترین داعی محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور ان کے اخلاق کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:۲)

''یقیناً تو بڑے اخلاق پر فائز ہے۔''

اور اخلاق ہی انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے توحید کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان العبد ليبلغ بحسن خلقه عظيم درجات الآخرة وشرف المنازل وانه لضعيف العبادة (معجم الطبرانی بسند جید)

بندہ اچھے اخلاق کے ذریعہ آخرت کے درجات عالیہ اور اونچے مراتب حاصل کرلیتا ہے، حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاق کریمہ کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا تھا، (بخاری)

قیامت کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز میزان میں بھاری نہیں ہوگی (مسند احمد)

اچھے اخلاق والا شخص قیامت والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا (صحیح بخاری)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۰ھ) نے فرمایا: چہرے کی تازگی، سخاوت، اور تکلیف نہ دینا حسن خلق ہے۔عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تین صفات کا نام حسن خلق ہے۔

(۱) حرام کاموں سے اجتناب (۲) حلال کی تلاش (۳) عیال کے لئے خرچ وخوراک میں فراخی۔

لوگوں کے قریب رہنا اور ان کے اموال سے دور رہنا ہے، اور نیکی ہی اچھے اخلاق کا نام ہے۔

نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیکی اور گناہ کے تعلق سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البر حسن الخلق نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے (مسند احمد)

ان ہی اخلاق کی بنیاد پر ایک انسان کی کامیابی ہے اور اسی اخلاق سے خاص کر ایک داعی کی زبان موثر ترین ہوتی ہے، اس کے اخلاق حسنہ کی بنا پر اور اس کی دعوت سے معاشرے میں اصلاح ہوتی ہے، اور جس کے اندر اخلاق حسنہ ہوں گے اس کے اندر صبر وتحمل، توکل علی اللہ، ایثار وقربانی، عدل وانصاف، شفقت ورحمت، شرم وحیا، صدق وصفا، جودوکرم، عاجزی وانکساری وغیرہ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور جس داعی کے اندر یہ سارے اوصاف حمیدہ ہوں تو وہ داعی اور اس کی دعوت کتنی موثر ترین ہوگی، اللہ اکبر۔ یہ اہم اور بنیادی ضرورتیں ہیں جو ایک داعی کے لئے ضروری ہے، یا یوں کہیں یہ دعوت الی اللہ کے بنیادی ستون ہیں ان میں سے کوئی ایک ستون بھی گرا تو وہ دعوت ہمارے لئے دنیا میں باعث فساد اور آخرت میں باعث عذاب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام کو سلف صالحین کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کو عام کرنے کی توفیق دے اور اللہ ہم تمام کے اعمال کی اصلاح کرتے ہوئے قبول فرمائے۔آمین

☆☆☆

ابومعاویہ شارب بن شاکر السلفی، مدھوبنی، بہار

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فوائد وثمرات

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم، امابعد:

محترم قارئین!! ہر وہ انسان جس نے رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل وجان سے اقرار کیا ہے اور آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اس کے اوپر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ بلاچوں وچرا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کرے اور جب تک کوئی بھی مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اطاعت وفرمانبرداری نہیں کرتا تب تک وہ کامل مومن بھی نہیں بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی مسلمان اس کے بغیر دنیا وآخرت میں کامیاب ہوسکتا ہے اور نہ ہی اطاعت رسول کے بغیر کسی کو جنت مل سکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ پورے قرآن مجید کے اندر جگہ جگہ رب العالمین نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ اے لوگوں تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو کیونکہ اس کے بغیر جنت کا حصول اور رب کی خوشنودی ورضامندی ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے، یہی وجہ ہے کہ رب العالمین نے صراحت کے ساتھ یہ بیان فرمادیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ کی اصل اطاعت ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے کہ:" مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ" جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ تعالی کی اطاعت کی۔(النساء:80) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب میں نے غور کیا تو میں نے دیکھا کہ پورے قرآن مجید کے اندر 33 مقامات پر اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دیا گیا ہے، اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہم نے اس مضمون میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دس فوائد وثمرات کو جمع کردیا ہے تاکہ قارئین عوام وخوص اس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کے ہرمعاملات کو اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق انجام دیں۔ وباللہ التوفیق

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

دیکھنا ہو جس کو شانِ ارتقائے زندگی
تھام لے مضبوط دامن سید ابرار کا

1۔اطاعت رسول سے جنت میں نبیوں ورسولوں کی صحبت ومعیت حاصل ہوگی: اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عظیم فائدہ یہ ہے جو مسلمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اطاعت وفرمانبرداری کرے گا وہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور مزید اسے اس اعزاز سے نوازا جائے گا کہ جنت میں ایسا انسان نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا جیسا کہ اماں عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی اکرم ومکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے اپنی جان اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں، جب میں اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہوتا ہوں اور آپ کی یاد آتی ہے تو آپ کے پاس آجاتا ہوں اور تب آپ کو دیکھ کر دل کو قرار اور چین وسکون مل جاتا ہے مگر جب میں اپنی موت اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو میں خون کے آنسو روتا ہوں کیونکہ جنت میں آپ تو نبیوں اور رسولوں کے ساتھ اعلی درجات میں ہوں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوا تو بھی آپ کو وہاں نہیں دیکھ سکوں گا، ایک روایت کے اندر ہے کہ ایک انصاری صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغموم ومحزون ہوکر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے میرے صحابہ میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بات کو لے کر بہت پریشان ہوں، آپ نے کہا کہ وہ کون سی بات ہے، ذرا ہمیں تو بتاؤ، انہوں نے کہ کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم آپ کے پاس صبح وشام ہروقت حاضری لگاتے ہیں، آپ کی مجلس میں اور آپ کی صحبت میں بیٹھتے ہیں، ہم سب آپ کا دیدار کرتے ہیں، لیکن پھر سوچتا ہوں کہ کل جنت میں آپ تو نبیوں کے ساتھ ہوں گے اور پھر ہم وہاں پر آپ کا دیدار نہیں کرسکیں گے، اس صحابیٔ رسول کے اس پریشانی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اتنے میں جبرئیل امین وحی لے کر حاضر ہوگئے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ اعلان کردیجئے کہ:" وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا " جو بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام واکرام کیا ہے یعنی وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور یہ جنت کے سب سے بہترین رفیق ہیں جس کسی کو بھی میسر ہوجائیں۔(النساء:69، تفسیر ابن کثیر) سبحان اللہ اطاعت واتباع رسول صلی اللہ علیہ

وسلم کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔

2۔ اطاعت رسول پر اللہ کی محبت کا حصول اور گناہوں کی بخشش کا اعلان:

قرآن مجید کے اندر رب العالمین نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عظیم فائدہ بیان کرتے ہوئے یہ اعلان کردیا ہے کہ اس کائنات کا جو بھی انسان میرے محبوب کی اتباع وپیروی کرے گا تو اس سے میں محبت کروں گا اور اس کے گناہوں کو بھی مٹادوں گا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: " قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ" کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا والوں کا میرا یہ پیغام سنادیں کہ اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (آل عمران: 31)

3۔ اطاعت رسول رحمت ربانی کا حقدار بنادیتی ہے:

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان اس جہان اور اس جہان میں رحمت ربانی کا حقدار ہوجاتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے " وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ " کہ اے مسلمانو! نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کیا کرو اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (النور: 56) اسی طرح سے سورہ التوبہ آیت نمبر 71 کے اندر رب العالمین نے مومنوں کی چند صفات محمودہ کا تذکرہ کرنے کے بعد مومن کا یہ خاص وطیرہ بتایا کہ "وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ" مومن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی بہت جلد رحم فرمائے گا۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

صدق دل سے جو مطیع ساقیٔ کوثر رہا
اس کے سر پر سایہ ہوگا رحمت غفار کا

4۔ اطاعت رسول فلاح و کامیابی کی کنجی ہے: قرآن مجید کے اندر رب العالمین نے کئی مقامات پر اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ دنیا وجہان کی عظیم کامیابی صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت ہی میں ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: "وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا" اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔ (الاحزاب: 71) اسی طرح سے سورہ نور آیت نمبر 51 میں رب العالمین نے مومنوں کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ مومن کی سب سے بڑی عادت وخصلت یہ ہوتی ہے کہ وہ آنکھ بند کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اور جس کے اندر بھی یہ خوبی ہوگی وہی انسان کامیاب ہوگا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے "إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسول ان کے معاملات کا فیصلہ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا ایسے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں، کسی شاعر نے کیا ہی خوب نقشہ کھینچا ہے:

مومن کامل کی دنیا میں یہی پہچان ہے
جیتے جی چھوڑے نہ دامن احمد مختار کا

اسی طرح سے سورہ النور آیت نمبر 52 کے اندر بھی رب العزت نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیابی کی ضمانت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ: "وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ" جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

5۔ اطاعت رسول دخول جنت کا سبب ہے: قرآن کے مطابق سب سے زیادہ خوش نصیب اور کامیاب انسان وہ ہے جسے جہنم کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کردیا جائے گا اور ساتھ ہی قرآن نے یہ بھی اعلان کردیا ہے کہ اس جنت میں داخلہ تبھی ممکن ہوگا جب ایک انسان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے اس دنیا میں زندگی گذارے گا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: " وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ " اور جو شخص اللہ تعالی کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کرے گا تو اسے اللہ تعالی ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ (النساء: 13) اسی بات کو حبیب خدا جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یوں بیان کیا کہ " كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى "میری امت کے سارے افراد جنت میں جائیں گے سوائے اس کے جس نے میرا انکار کیا، صحابہ کرام نے کہا کہ اے اللہ کے نبی اکرم ومکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' وَمَنْ يَأْبَى "کس نے آپ کا انکار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى " جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔ (بخاری: 7280)

6۔ اطاعت رسول پر تکمیل اجر کا وعدہ: رب العالمین کے طرف سے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک انعام واکرام یہ بھی ملے گا کہ کسی کے بھی نیک عملوں کے

اجروثواب میں کمی نہ کی جائے گی جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے کہ:" وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا" اگر تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کروگے تو تمہارے اعمال کے اجروثواب میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔(الحجرات:14)اس آیت کی روشنی میں ان لوگوں کو اپنے اپنے نیک عملوں کا جائزہ لینا چاہئے جولوگ اپنے من سے اور اپنی طرف سے نیک عملوں کو انجام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کرنے میں کیا حرج ہے، جی یاد رکھ لیں بالکل حرج ہے کیونکہ رب نے یہ اعلان کردیا ہے کہ انہیں نیک عملوں پر اجروثواب ملے گا جس پر رب کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وعمل ہوگا اور جو بھی عمل رب کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل کے خلاف ہوگا گرچہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہوں، ساری دنیا اس پر کیوں نہ عمل کرنے لگے مگر پھر بھی وہ بیکار وعبث اور رائیگاں ہیں، رب کے رسول کی اطاعت کے بغیر ہر عمل وعامل مردود ہے اور ایسے لوگوں کی تمام محنتیں رائیگاں وبیکار ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں سورہ الغاشیہ کے اندر یہ خبر دی گئی ہے کہ "وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ، عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ، تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً" اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہورہے ہوں گے اور محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے مگر پھر بھی وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔(الغاشیۃ:2-4)

7۔اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر طرح کی خیر وبھلائی موجود ہے:اگر ایک انسان آنکھ بند کر کے اپنی زندگی کے تمام معاملات کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق گذارنا شروع کردے تو اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم فائدہ اسے یہ بھی ملتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کی دنیاوی زندگی میں بھی خوشحالی وہریالی آجاتی ہے، لوگ بھی ایسے انسان کی زندگیوں کو حسرت کی نگاہوں سے دیکھنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ صحیح مسلم شریف حدیث نمبر 1480 میں ہے حضرت فاطمہ بنت قیسؓ خود بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے شوہر نے ان کو طلاق دے دیا تو عدت کے بعد وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ مشورہ لینے آئیں کہ انہیں دوآدمیوں حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ اور حضرت ابوجہمؓ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے وہ کس سے نکاح کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ "أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ" دیکھو معاویہؓ آج کل غربت کی زندگی گذار رہے ہیں اور ان کے پاس کچھ مال وغیرہ بھی نہیں ہے اور رہی ابوجہمؓ کی بات تو وہ بھی بہت ہی زیادہ سخت مزاج ہیں اور عورتوں پر ہاتھ بھی اٹھادیتے ہیں اسی لئے تم میری بات سنو اور "انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ" اسامہ بن زیدؓ سے نکاح کرلو! فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ "فَكَرِهْتُهُ" میں نے ان کو ناپسند کیا مگر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ تم اسامہ سے ہی نکاح کرلو، وہ ایک بہت ہی نیک انسان ہیں اور پھر یہ فرمایا کہ "طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ" اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع ہی میں تمہارے لئے خیر چھپا ہے، فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ "فَتَزَوَّجْتُهُ" پھر میں نے ان سے نکاح کرلیا اور پھر کیا تھا" فجعلَ اللّٰهُ تعالى فيهِ خيرًا كثيرا" اللہ تعالی نے اس نکاح میں اتنی خیر وبرکت رکھ دی کہ "فَاغْتَبَطْتُ" اس زمانے کے لوگ مجھ پر رشک کیا کرتے تھے۔(مسلم:1480،صحیح ابوداؤد للالبانی:2284،صحیح ابن ماجہ للألبانی:1527) جو چیز انہیں پسند نہیں تھیں مگر اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گردن جھکانے سے لوگ ان کی خوش نصیبی پر رشک کیا کرتے تھے۔

اللہ قسم! اطاعت رسول کو اپنانے والا اور حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گردن جھکانے والا کبھی بھی تنگ حال وپریشان حال نہیں ہوسکتا ہے بلکہ زندگی کی ہر خوشیاں اس کی قدم چومے گی جیسا کہ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جلیبیبؓ سے ایک دن فرمایا کہ تم فلاں انصاری صحابی کے گھر جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام عرض کیا ہے اور ان کا حکم ہے کہ "زَوِّجُونِي ابْنَتَكُمْ" تم اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو؟ چنانچہ جلیبیبؓ اس انصاری صحابی کے گھر جاتے ہیں اور فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کرتے ہیں، لڑکی کے والد نے کہا کہ رکئے ذرا میں اپنی بیوی سے رائے ومشورہ کرلیتا ہوں اور پھر آپ کو بتاتا ہوں، چنانچہ جب انصاری صحابی نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا تو اس نے فوراً انکار کردیا اور کہا کہ اللہ کی قسم ہرگز نہیں!

ادھر وہ دونوں میاں بیوی آپس میں مشورہ کررہے ہیں اور ان کی بیٹی پردے کی آڑ میں سب کچھ سن رہی ہے کہ اس کی والدہ بار بار انکار کررہی ہے اور کسی بھی حال میں جلیبیب سے نکاح کرنے کے لئے تیار نہیں ہے بالآخر اس نیک سیرت لڑکی نے اپنے والدین سے کہا کہ "أَنْ تَرُدُّوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَهُ" کیا آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کردیں گے سنئے "إِنْ كَانَ قَدْ رَضِيَهُ لَكُمْ فَأَنْكِحُوهُ" اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس رشتے سے راضی ہیں تو آپ دونوں میرا اسی جلیبیب سے نکاح کردیں کیونکہ میرا یہ عقیدہ اور میرا یہ ماننا ہے کہ "فَإِنَّهُ لَنْ يُضَيِّعَنِي" وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع وبرباد ہونے نہیں دیں گے، چنانچہ جب ان کی بیٹی نے ایسا کہا تو ان کے والدین کی آنکھیں کھل گئیں اور سیدھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی اکرم ومکرم صلی اللہ علیہ وسلم "إِنْ كُنْتَ قَدْ رَضِيتَهُ فَقَدْ رَضِينَاهُ" اگر آپ اس رشتے سے راضی ہیں تو ہم بھی راضی ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ کا حکم سرآنکھوں پر چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نیک سیرت لڑکی کا نکاح جلیبیبؓ سے کردیا۔

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لڑکی کی مذکورہ بالا باتوں کا علم ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں کہ ”اللھمّ صُبّ عَلَيْهَا الْخَيْرَ صَبًّا، وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهَا كَدًّا كَدًّا“ اے اللہ اس لڑکی پر خیر وبھلائی کے دروازے کو کھول دے اور اس کی زندگی کو مشقت و پریشانی سے دور رکھ، چنانچہ حضرت انس گواہی دیتے ہیں کہ بعد ازاں ”فَمَا كَانَ فِي الْأَنْصَارِ أَيِّمٌ أَنْفَقَ مِنْهَا“ میں نے اس لڑکی کو دیکھا کہ وہ مدینہ منورہ کے سب سے خوشحال گھرانوں میں سے تھیں۔(صحیح ابن حبان للألبانی:4059) اطاعت رسول کی بنا پر کس طرح سے یہ گھرانہ خوشحال رہا۔

8۔اطاعت رسول ہدایت کی راہ پر گامزن ہونے کی دلیل ہے:

آج ہر مسلمان اپنے اپنے طور پر الگ الگ راستے اور مسلکوں کو اپنا کر خوش ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہے مگر انہیں اس بات کی خبر نہیں ہے کہ ابدی ودائمی ہدایت صرف اور صرف نبی امی کی اطاعت واتباع میں ہی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ”قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ“ کہ اے اللہ کے نبی اکرم ومکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ اعلان کر دیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، اور اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو ان پر لازم کیا گیا ہے اور تم پر اس کی جوابدہی ہے جو تم پر لازم کر دیا گیا ہے (اور ہاں یاد رکھ لو!) اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔(النور: 54) اسی طرح سے سورہ الاعراف آیت نمبر 158 کے اندر رب العالمین نے فرمایا کہ ”فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ“ اے لوگو! اللہ تعالی پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ اللہ تعالی اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پر آجاؤ۔

9۔اطاعت رسول تمام گمراہیوں سے نجات پا جانے کا واحد ذریعہ ہے:

آج جب کہ ہر طرف گمراہیت ہے اطاعت رسول کے بجائے ہر چہار سو خلاف شرع امور کا جال بچھا ہوا ہے، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر ہر کوئی یہی کہتا نظر آتا ہے کہ وہ حق پر ہے جب کہ حق و درست بات یہ ہے کہ سنت کی مخالفت کر کے، حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گردن نہ جھکا کر کے کبھی بھی کوئی انسان گمراہیت وضلالت سے نجات نہیں پا سکتا ہے کیونکہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہر طرح کی گمراہیت سے نجات صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع ہی میں ہے جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! سن لو! اب شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سرزمین عرب میں اس کی پوجا کی جائے گی لیکن وہ اس بات سے ابھی بھی مطمئن ہے کہ وہ اعمال جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی، لہذا تم شیطان کی چالوں سے بچتے رہنے اور ہاں میری ایک نصیحت یاد رکھنا کہ ” أَنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ“ میں تمہارے درمیان ایسی چیز کو چھوڑ کر کے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو گے تو پھر تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔(صحیح الترغیب والترھیب:40)

10۔اطاعت رسول سے ہر اختلاف سے نجات مل جاتی ہے:

آج جب کہ مسلمانوں کے اندر ہر مسئلے میں اختلاف ہے ہر کوئی اعمال واپنے مسلک کو صحیح کہہ رہا ہے، فرائض سے لے کر سنن ونوافل تک، عقائد ومعاملات سے لے کر عبادات وریاضات تک الغرض مذہب اسلام کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس کے اندر مسلمانوں نے اختلاف نہ کیا ہو اور جیسے جیسے قیامت نزدیک ہو رہی ہے ویسے ویسے دن بدن یہ اختلاف مسلمانوں میں بڑھتا ہی جا رہا ہے تو ایسے پرفتن دور میں حبیب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کو اس بات کی تلقین کر دی ہے کہ جب ہر چہار سو اختلاف وانتشار ہو تو تم صرف اور صرف میری اتباع کرنا کیونکہ میری اتباع واطاعت ہی تم کو ہر طرح کے اختلاف وانتشار سے بچا سکتی ہے جیسا کہ عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگو سن لو!”فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ“ تم میں سے جو لوگ بھی میرے بعد زندہ رہیں گے وہ بہت زیادہ اختلافات کو دیکھیں گے تو ایسے حالات میں تم میری سنت کو لازم پکڑنا اور ہاں میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو بھی لازم پکڑ لینا اور مضبوطی سے اسی راستے پر جمے رہنا۔(صحیح ابوداود للألبانیؒ: 3851، ابن ماجہ:42، ترمذی:2676)

آخر میں رب العالمین سے دعا گو ہوں کہ اے الہ العالمین تو ہم تمام مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور پکا اتباع واطاعت کرنے والا بنا۔آمین یا رب العالمین

☆☆☆

اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ

تحریر: ڈاکٹر عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ

ترجمہ وتلخیص: مولانا عزیز احمد مدنی

اسلام سے قبل عورت کی صورت حال: روئے زمین پر اسلام سے قبل تمام اقوام عورتوں کو حقیر وذلیل سمجھتی تھیں، اور انھیں انسانی حقوق سے محروم رکھتی تھیں، دور جاہلیت میں عورت کی نہ کوئی عزت وشان تھی اور نہ ہی ان کے حقوق محفوظ تھے، اسلام سے قبل زمانوں میں عورتوں پر ظلم وقہر، ذلت ورسوائی اس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ اسے جینے کے حق سے بھی محروم کردیا جاتا، ذلت ورسوائی کے عار سے تحفظ کی خاطر اسے رحم مادر میں قتل کردیا جاتا یا زندہ درگور کردیا جاتا، تا آنکہ وہ مرجائے، اسلام نے اس غلط اور نا گوار گھناونے جرم کی شناعت ومذمت کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واذا الموء ودة سئلت بأی ذنب قتلت (التکویر:۸-۹)''اور جب زندہ درگور لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لڑکیوں کو قتل کرنا حرام قرار دیا ہے اور اسے عظیم جرم اور گناہ بتایا ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے عظیم اور بھیانک ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم اللہ تعالیٰ کا کسی کو اس کا شریک اور ساجھی دار بناؤ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا خالق ہے۔ میں نے عرض کیا: بلاشبہ یہ بہت عظیم گناہ ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ تمہارا شریک طعام ہے یعنی وہ تمہارے ساتھ کھائے پیئے گا، میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا'' (صحیح بخاری حدیث ۴۴۷۷، صحیح مسلم حدیث ۸٦)

اسلام سے قبل عورت کی کوئی قدر وعزت نہ تھی، بلکہ صورت حال یہ تھی کہ جاہلیت میں کوئی آدمی کسی خاتون سے شادی کرتا اور پھر اس کا انتقال ہوجاتا، تو یہ خاتون اس آدمی کے ولی (مالک) یا اس کے وارثین کی ملکیت سمجھی جاتی، اس کے باپ یا بھائی اس کے وارث ہوتے اور یہ خاتون ایک لونڈی کے مانند ہوتی، یا اس کا بھائی اس سے شادی کرلیتا، غرض یہ ان سے کسی طرح چھٹکارا نہیں پاتی، چنانچہ جاہلیت میں عورت کو بے عزتی، رسوائی اور بے وقعتی کا سامنا تھا، نفرت وانکار کی صورت اس حد کو پہنچ چکی تھی کہ کسی کے یہاں بچی کی پیدائش موجب عار ہوتی، قرآن کریم نے اس صورت کی عکاسی یوں کی ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (النحل:۵۸-۵۹)

ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جاتی تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے، اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے آہ کیا ہی برا فیصلے کرتے ہیں۔

امام طبری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جامع البیان (۱۴/۲۵٦) میں قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ مشرکین عرب کا عمل وکرتوت تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرکے ان کے خباثت عمل کی خبر دی ہے۔ البتہ مومن بہرصورت اللہ تعالیٰ کی ہر تقسیم پر راضی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور اس کی قضاء آدمی کے اپنے فیصلے سے کہیں بہتر ہے۔ میری عمر کی قسم! انسان کو کیا معلوم کہ یہ بہتر ہے، بسا اوقات ایک لڑکی (بچی) اپنے اہل وخاندان کے لئے لڑکے (بچے) سے بہتر ہوتی ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے مشرکین عرب کے کرتوت کا تذکرہ کرکے تمہیں اس سے بچنے اور اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے۔ ان کا حال یہ تھا کہ وہ اپنے کتے کو پالتے ہیں اور اپنی بچی کو زندہ درگور کردیتے ہیں۔

پھر اسلام کا زمانہ آیا۔ عورت کو اس کی کرامت عطا کی، درجہ ورتبہ اور شان بڑھایا، مردوں کے ساتھ اس کی مساوات کا اعتراف وتعارف کرایا اور تمام شعبہائے حیات میں اس کے کامل حقوق کی تعیین ونشاندہی کی۔

اسلام آیا اور یہ بتایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ''(الحجرات:۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ دانا اور باخبر ہے۔

اسلام آیا تاکہ یہ بھی بتائے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(البقرہ:۲۲۸)

عورتوں کے بھی ویسے حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ یعنی دونوں کے حقوق ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں جن کے پورا کرنے کے دونوں شرعاً پابند ہیں۔(اضافہ از مترجم۔احسن البیان ص۹۴)

نیز فرمایا: يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (النساء:۱۹)

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو انھیں اس لیے نہ روک رکھو کہ جو تم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی ہوئی برائی اور بے حیائی کریں، ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھو۔ اگر تم انھیں ناپسند کرو، لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی رکھے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (النساء:۷)

’’ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی (جو مال ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ کر مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

اور فرمایا: لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ (النساء:۳۲)

’’مردوں کا اپنے کمائے ہوئے مال میں حصہ مقرر ہے اور عورتوں کا بھی حق اپنے کمائے ہوئے مال میں ہے۔

اسلام نے جاہلیت کے تصورات کو ختم کردیا اور پوری خلقت کے لئے واضح اور اجاگر کردیا کہ مرد وعورت حیات وزندگی کے باب میں یکساں ہیں عورتوں پر ظلم کرنا سخت حرام ہے، نیز لڑکیوں کو زندہ درگور کئے جانے کی سخت مذمت کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ (انعام:۱۴۰)

واقعی وہ لوگ خرابی میں پڑ گئے جنھوں نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کرڈالا، اور جو چیزیں ان کو اللہ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کرلیا محض اللہ پر افتراء باندھنے کے طور پر، بے شک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ راست پر چلنے والے نہیں ہوئے۔

امام بخاریؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب تمہیں عربوں کی جہالت ونادانی کی معرفت حاصل کرنی ہو تو سورہ انعام کی ایک سوتیس آیت سے آگے کی آیت قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ تک پڑھو۔

امام طبریؒ جامع البیان (۹/۵۹۰) میں اس آیت کی توضیح وتفسیر کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے رب پر جھوٹ بات کی افترا پردازی کرنے والے بتوں اور اصنام کو اس کے برابر ومساوی قرار دینے والے یہ لوگ ہلاک وبرباد ہوگئے جن کو ان کے ساجھی داروں نے ان کے اولاد کے قتل کی راہ ہموار اور مزین کی، مال کی جو نعمت ہم نے انھیں عطا کی اسے حرام قرار کرڈالا، ان کی اطاعت میں اپنی نادانی کے سبب اپنے چوپایوں میں کا ایک حصہ بطور رزق ان کے لئے مقرر کردیا۔ انھوں نے یہ سارا کام اپنی جہالت ونادانی اور کم عقلی کی بنا پر کیا۔

یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے قول وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا (الانعام:۱۳۶) میں دی ہے یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو جانوروں کو بتوں کے نام چھوڑ دیتے ہیں نہ اس کا دودھ دوہتے ہیں اور نہ ہی اس پر سواری اور بار برداری کا کام لیتے ہیں اور لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ (دفن) کردیا کرتے تھے۔

’بحیرہ‘ وہ جانور جس کا دودھ دوہنا چھوڑ دیا جاتا اور کہا جاتا کہ یہ بتوں کے لئے ہے ’سائبہ‘ وہ جانور جسے بتوں کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاتا اسے سواری کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا۔

عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ آیت ’’الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام:۱۴۰) قبیلہ مضر وربیعہ کے ان لوگوں کی بابت نازل ہوئی، جو لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے، حال یہ تھا کہ آدمی اپنی عورت سے یہ شرط لگاتا کہ تم ایک لڑکی کو زندہ چھوڑ دو اور دوسری کو دفن کردو، جب اس لڑکی کو زندہ دفن کرانا ہوتا تو آدمی اپنی عورت کے پاس جاتا اور کہتا کہ اگر تم نے اسے درگور نہیں کیا تو میں جب تمہارے پاس آؤں تو تو مجھ پر میری ماں کی پشت کے مانند ہے (یعنی تو میرے لئے حرام ہے) چنانچہ وہ عورت اس لڑکی کے لئے زمین میں گڈھا کھودتی اپنی خواتین کو بلا بھیجتی، خواتین اس کے پاس اکٹھا جمع ہوتیں اور لڑکی کو اپنے ہاتھوں میں لیتیں۔ جب آدمی کو واپس آتے دیکھتیں تو لڑکی کو گڈھے میں ڈال کر مٹی ہموار کردیتیں۔

اسلام میں عورت کو وہ مقام ودرجہ حاصل ہوا جو سابقہ امتوں میں اسے یہ مقام حاصل نہیں ہوا، بلکہ وہ کمزور تھی اس کے حقوق سلب کر لئے جاتے تھے۔ اس کی چاہت مسلوب ہوا کرتی تھی، اسلام نے اس سے یہ مظالم ختم کئے اور انسانیت میں اس کے

مقام ورتبہ کا اعادہ کیا۔

یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ بتایا کہ خاتون مبدأ انسانیت میں مرد کا شریک ہے، جس طرح کہ عمل کے ثواب وعقاب میں وہ مرد کا شریک وساجھی ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل:۹۷)

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم یقیناً اسے نہایت بہتر زندگی عطا کریں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ انھیں ضرور بضرور دیں گے۔

چنانچہ تکریم، تعظیم اور احترام میں عورت مرد کے مساوی ہے، ان میں کوئی فرق نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (اسراء:۷۰)

''یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی، اور انھیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انھیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انھیں فضیلت عطا فرمائی۔

جب اللہ رب العالمین نے یہ کرامت عطا فرمائی تو یہ بھی واضح کردیا کہ ایک عورت کی تخلیق بحیثیت ماں، بیوی، لڑکی اور بہن فرمائی ہے۔ نیز عورت کے لئے کچھ خاص احکام وقوانین بھی مشروع قرار دیا ہے۔ اسی طرح عورت ومرد کی زندگی عزت وآبرو اور احترام سب ایک ہی درجہ کے ہیں ان میں کوئی تفاوت نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًام بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ (المائدہ:۳۲)

''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا (فرض کردیا) کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو۔ قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے اس نے گویا کہ تمام لوگوں کو زندہ کردیا، اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر وواضح دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں فساد کرتے ہیں۔

☆☆☆

وجے واڑہ میں سیلاب زدگان کے درمیان خوردنی اشیاء اور کپڑے کی تقسیم: ماہ اگست کے اختتام اور ستمبر کی ابتداء میں صوبہ آندھراپردیش کے شہر وجے واڑہ اور دوسرے مختلف علاقوں میں شدید موسلا دھار بارش کی وجہ سے شہر کا مغربی حصہ دیکھتے ہی دیکھتے غرقاب ہوگیا۔ زمینی مکانات، گراؤنڈ فلورس، سڑکیں فصلیں، گاڑیاں، املاک وکاروبار سب پانی کی زد میں آگئے۔ پانی بارہ تیرہ قدم تک پہنچ گیا عوام بے بس ہوگئی، گھر پانی میں ڈوبنے لگے بجلی بند ہوگئی رابطے ٹوٹ گئے لوگ بے بس ولاچار ہوکر جس طرف راستہ پائے نکل گئے۔ ان حالات میں جمعیت اہل حدیث وجئے واڑہ کے احباب انسانی ہمدردی کے ناطے پورے جوش وجذبہ کے ساتھ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر سیلاب زدگان اور پانی میں پھنسے ہوئے کئی ہزار لوگوں کو پانی سے نکالا، ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ سیلاب سے متاثرہ گھر گھر پہنچ کر کھانے پینے اور ضروری اشیاء کا بندوبست کیا۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش روز اول ہی سے اپنے اضلاع میں متاثرین کیلئے تعاون کی اپیل کرتی رہی، الحمدللہ اضلاع نے اس سلسلے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ امیر صوبہ فضیلت الشیخ فضل الرحمٰن قریشی بذات خود وجے واڑہ تشریف لائے اور اپنے عملہ کے ساتھ متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا اور سیلاب سے متاثرین کے مابین دوہزار راشن کٹ اور کپڑے تقسیم کئے گئے۔ سرکاری اردو اسکول میں 80 بچوں کے درمیان 1200 کتابیں اور کاپیاں تقسیم کی گئی۔ اس کے علاوہ اسکول اور مدارس کے دیگر ہزار بچوں کے لئے پانی اور بسکٹ کا اہتمام کیا گیا۔

متاثرین کے لئے اسی علاقے میں بتاریخ 29/9/2024 کو 16 ماہر ڈاکٹروں کے ذریعے مفت میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا، جس سے تقریبا 700 افراد مستفید ہوئے، چک اپ کروا کر دوائیاں مفت دی گئیں، ضرورت مندوں کو دوسرے ہسپتالوں میں بھیج کر خاطر خواہ علاج کا بندوبست کیا گیا، نیز انتہائی نازک حالت سے دور چار آدمی کو دوسرے ہسپتال بھیج کر آپریشن کا مکمل اور مفت علاج کروایا گیا۔ اقتصادی طور پر زیادہ متاثر ہونے والے جماعتی احباب (31) احباب کو خصوصی طور پر مالی تعاون دیا گیا۔

دست کاری کرنے والی خواتین کے لئے سلائی کی مشین ان کے درمیان قرآن مجید، دعاؤں کی کتابیں، ضروری عربی اور اردو کتابیں بھی تقسیم کی گئیں۔ الحمدللہ علیٰ کل حال۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ متاثرین کی زندگی کو بحال فرمائے، متعاونین کے مال میں برکت عطا فرمائے، نیز خادمین کی خدمت کو قبول فرما کر سب کو دارین کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین (حافظ عبدالغفار عمری، ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش)

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے بارے میں چند اعیان جماعت کے تاثرات

(۱)

گرامی قدر عالیجناب فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی/ حفظہ اللہ وتولاہ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   مزاج گرامی؟

عرض ہے کہ میرے لئے نہیں بلکہ پورے اہلحدیثان ہند ونیپال اور خلاس کتاب وسنت سے وابستہ تمام حضرات کے لیے یہ نوید جانفزا اور مژدہ بہار ہے کہ آپ کے زیر قیادت ۹۔۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء کو مرکزی جمعیت ۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کرنے جارہی ہے جس کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہیں۔

محترم! یہ آپ کا اور آپ کے رفقاء کرام کا بڑا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آوازۂ کتاب وسنت اور دعوت توحید خالص واتباع سنت مطہرہ کو بلند کررہے ہیں۔ نیز شبہات واباطیل کے گرد وغبار کو ختم کررہے ہیں۔

جماعت اہل حدیث بلاشبہ خالص اسلام کی حامل وعامل جماعت ہے اس لئے اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اسلام کے خلاف پھیلائے جانے والے ہفوات اور مغربی دنیا کی طرف سے بدنیتی پر مبنی اٹھائے جانے والے اعتراضات کا علمی جائزہ لے کر ان کا ردو ابطال کرے اور سادہ دل انسانوں کو اسلام اور اس کی تعلیمات کی حقانیت ومعقولیت سے آگاہ کرے۔ مقام مسرت ہے کہ آپ حضرات نے اس کو محسوس کرتے ہوئے اسی تناظر میں ایک شاندار موضوع ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' کو منتخب فرمایا ہے۔ یہ اپنے آپ میں نہایت مفید پرکشش اور تقاضائے وقت کے مناسب ہے اور بندگانِ الٰہی کو باہم شیر وشکر کرنے اور اخوت ومحبت کی لڑی میں پرونے اور نفرت وتشدد اور ظلم وناانصافی کے جھگڑے کو روکنے کی مبارک کوشش ہے۔

اس پرمسرت موقع پر میں اپنی طرف سے اور اپنے اسٹاف وجملہ وابستگان جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈا نگر نیپال کی طرف سے ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہوں۔ اور دعاء گو ہوں کہ کانفرنس اپنے پاکیزہ مقاصد میں کامیاب ہو۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

والسلام
(شیخ) خورشید احمد السّلفی
جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈا نگر نیپال

(۲)

عزت مآب فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی السّلفی/ حفظہ اللہ وتولاہ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث (ہند)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   توقع ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

انتہائی مسرت ہوئی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے موجودہ حالات میں ہمیشہ کی طرح نوشتہ دیوار کو پڑھتے ہوئے ملک وملت اور انسانیت کو اخوت وبھائی چارہ اور الفت ومحبت کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے اور تشدد ومنافرت عدم برداشت وعدم رواداری، ظلم وناانصافی کے ماحول کو ختم کرنے کے لیے بروقت فیصلہ لیتے ہوئے احترام انسانیت اور مذاہب عالم کے عنوان سے دوروزہ ۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقد کرنے کا بڑے عزم وحوصلہ سے فیصلہ لیا ہے۔ اس کانفرنس کا شہر دہلی میں منعقد ہونا اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے۔ بلاشبہ پیام امن وانسانیت کو عام کرنے اور مذاہب عالم کے درمیان اخوت واحترام کا ماحول قائم کرنا وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

امن وآشتی کی فضا قائم کرنے اور بھائی چارہ اور اتحاد کی تعلیمات (جو مشترکہ طور پر تمام مذاہب میں پائی جاتی ہیں) کو پوری دنیا تک پہنچانا انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ آں محترم کی قیادت میں مرکزی جمعیت نے ہر میدان میں بڑی اہم پیش رفت کی ہے اور ہمیشہ جناب عالی نے اپنی بلند نگاہی سے امت کو ایک ولولہ انگیز پیغام دیا ہے۔ آپ کی قیادت میں مرکزی جمعیت نے جماعتی سطح پر جو فتوحات حاصل کی ہیں اور مرکزی جمعیت میں مختلف شعبہ جات قائم کرکے دینی ودعوتی اور رفاہی ونشریاتی خدمات اور سرگرمیوں کا جو ناقابل انقطاع تسلسل قائم کیا ہے وہ بلاشبہ قابل تحسین وآفریں ہے ہی لیکن قومی وملی اور انسانی حوالوں سے آپ کے مواقف جلیلہ بھی کم قابل ستائش نہیں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس کے بھی بڑے دوررس اور مفید اثرات سامنے آئیں گے۔ اس عظیم کانفرنس کے تئیں لوگوں میں بڑا جوش وخروش دیکھا جارہا ہے۔ حوصلے انتہائی بلند ہیں، ان شاء اللہ جم غفیر استفادہ کی غرض سے شریک ہوگی اور کانفرنس اپنے مقاصد میں ہر ناحیہ سے کامیاب ہوگی۔ واللہ الموفق وهو الهادی الی سواء السبیل

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
خیر اندیش: محمد علی سلفی
امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار

(۳)

بڑی مسرت وخوشی کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے عمائدین و زعماء کے شب وروز کے کدوکاش سے پھرایک مرتبہ ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی کے مشہور ومعروف رام لیلا گراؤنڈ میں ساتویں مرتبہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقد ہونے جارہی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس مبارک کانفرنس کو ہر ناحیہ سے کامیاب کرے۔

میں اپنی اور صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کی مجلس عاملہ اور شوریٰ کی جانب سے پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان "احترام انسانیت اور مذاہب عالم" بتاریخ 9 / 10 /نومبر 2024ء کو دہلی کے رام لیلا میدان میں بڑے وقفہ کے بعد اپنی دیرینہ آن بان اور روایتی شان کے ساتھ انعقاد کرنے پر لائق صد احترام میر کارواں استاذ مکرم امیر محترم سماحۃ الشیخ عالی مرتبت شیخ اصغر علی امام مہدی السّلفی صاحب حفظہ اللہ وتولاہ، ناظم عمومی اور عمائدین عظام کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد اور تحسنیک پیش کرتا ہوں۔

کانفرنس کا انعقاد ایسے وقت میں ہورہا ہے، جبکہ امن عالم کو تاراج کرنے اور انسانیت کا گلا گھوٹنے کے لیے باطل طاقتیں سرگرم ہیں وہ کسی لمحہ دنیا کے باشندوں کو چین وسکون سے جینے کا حق نہیں دے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ذرائع وسائل استعمال کر کے عالم انسانیت کو مشکلات ومسائل سے دوچار کررہی ہیں۔ مزید طرفہ یہ ہے کہ وہ اسلام پر الزام دے رہی ہیں کہ وہی امن وسکون کو سبوتاژ کرنے والا مذہب ہے اور انسانیت کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔

حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح معلوم ہے کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے اور تحفظ انسانیت کا پیغمبر ہے، سارے مذاہب عالم کے احترام کا علمبردار ہے۔ اللہ رب العزت نے اسلام ہی کو پسندیدہ دین قرار دیا ہے اور اسی کو امن وسلامتی اور سکون و اطمینان کا ضامن بنایا اور اسی کے اندر تمام مسائل اور مشکلات کا حل مضمر رکھا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کی رواداری ،فرقہ وارانہ ہم آہنگی، مذاہب عالم میں مشترکہ اقدار اور حقوق انسان کا تحفظ، مذاہب عالم میں مشترکہ اقدار کی تلاش، دہشت گردی کی کے خاتمے میں اسلام کا کردار اور بے حیائی کے خاتمے میں اسلام کا رول جیسے درپیش مسائل ومشکلات کے حل کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے احترام انسانیت اور مذاہب عالم کے عنوان پر یہ عظیم الشان پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد کرنے کا ارادہ کر کے پوری عالم انسانیت کو یہ پیغام دیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ملک وملت اور وقت کے حساس وسلگتے مسائل کے حل کے تئیں ہمیشہ فکرمند رہتی ہے اور ان میں اپنا مثبت رول ادا کرنے کی سعی پیہم کرتی ہے۔ امید ہے کہ اس کے دوررس اثرات و پائدار نتائج برآمد ہوں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے عمائدین وعہدے داران خصوصا امیر محترم عزت ماب فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی السّلفی صاحب حفظہ اللہ لائق تحسنیک اور قابل مبارکباد ہیں جنھوں نے موجودہ حالات کے تناظر میں ایسے اہم موضوع کا انتخاب کیا، اس سے ان شاءاللہ پوری دنیا میں عام طور پر اور مادر وطن ہندوستان میں خاص طور سے امن وسلامتی اور احترام انسانیت کا پیغام عام ہوگا اور کاروان امن و انصاف اور احترام انسانیت مزید تیز گام ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العالمین اس کانفرنس کو مفید اور نتیجہ خیز بنائیں اور آپ تمام کی کوششوں کو قبول فرمائیں اور امن وسکون کے ساتھ اس کانفرنس کو پائے تکمیل تک پہنچائے آمین تقبل یارب العالمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد شمس الحق عبدالحق سلفی

نائب ناظم

صوبائی جمعیت اہلحدیث جھارکھنڈ

(۴)

گرامی قدر جناب شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی رحفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج عالی بخیر وعافیت ہوں گے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' کے عنوان پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام ۹-۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء کو دہلی کے رام لیلا میدان میں پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی نوید جانفزا ملی۔ اللہ تعالی اس کانفرنس کو گذشتہ کانفرنسوں کی طرح تاریخی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے، آمین۔

اس میں شک نہیں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے آپ کی ڈائنمک قیادت میں تعلیم وتربیت ، دعوت واصلاح ،علم وتحقیق، نشر واشاعت، احصائیات ، تعمیرات، رفاہ عامہ اور قومی وملی اور انسانی خدمات کے حوالے سے غیر معمولی اور ہمہ جہت ترقی کی ہے، اس کی عظمت رفتہ کی بازیابی ہوئی ہے اور قومی وملی تناظر میں اس کی اہمیت ومعنویت کو چار چاند لگا ہے۔ آپ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو ٹھیک انہیں خطوط پر گامزن کیا ہے جن پر اسلاف امت قائم تھے اور جس طرح جمعیت کے اولوالعزم اور پاکباز بنیاد گزاروں نے جماعت وجمعیت کو داخلی طور پر مضبوطی واستحکام بخشا تھا اور خارجی طور پر ملی جماعتوں اور برادران وطن سے خوشگوار روابط استوار رکھے تھے اور جدوجہد آزادی سمیت تقریباً تمام مشترکہ قومی وملی کاز میں سب کی قیادت کی تھی، آپ بھی الحمدللہ جمعیت وجماعت کو انہیں خطوط پر استوار کر کے اسلاف کی روشن وتوانا روایت اور امانت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ کانفرنس کا موضوع اور مقام کافی اہم ہے اور موجودہ قومی ، ملی ، جماعتی اور انسانی تناظر میں اس سے کافی توقعات وابستہ

ہیں۔ یہ کانفرنس احترام انسانیت، الفت ومحبت، رواداری، خیرسگالی، قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔

موجودہ ناگفتہ بہ حالات میں اس کانفرنس کے ذریعہ آپ نے قوم وملت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے، جس کے لیے ہم آپ کے ممنون ومشکور ہیں۔ میری دعا ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند آپ کی قیادت میں سدا نو بہار چمن بنی رہے، تعمیر وترقی کے نشیمن پر نشیمن تعمیر ہوتے رہیں، کتاب وسنت اور توحید کے شجر ہائے سایہ دار کی بھرپور آبیاری ہوتی رہے اور آپ کا سایہ صحت وایمان کے ساتھ قوم وملت، جماعت اور انسانیت پر تادیر قائم رہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

مخلص: ڈاکٹر محمد حنظلہ ادریس تیمی

آنریری سکریٹری

الجامعۃ المحمدیۃ، مقام وپوسٹ کرہٹیا، دربھنگہ، بہار

۱۹/ستمبر ۲۰۲۴ء

(۵)

امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کانفرنس بہت بہت مبارک ہو، یہ بہت مستحسن اور محمود قدم ہے، میں تو ایک عرصے سے اس طرح کی ایک بامقصد کانفرنس کا منتظر تھا، موضوع کا انتخاب بھی بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے اور بین المذاہب اتحاد ویکجہتی اور امن وخیرسگالی کو فروغ دینے کے لیے سنجیدہ کوشش کی گئی ہے، موجودہ حالات میں اس طرح کی کانفرنسوں کا انعقاد وقت کی ایک اہم ضرورت ہے، مجھے خوشی ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف مضبوطی سے قدم بڑھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو کامیاب کرے اور جمعیت کے ذمہ داران اور منتظمین کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے

شمیم احمد ندوی صاحب

ناظم اعلیٰ، جامعہ سراج العلوم السلفیہ، جھنڈا نگر، نیپال

(۷)

عزت مآب امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرکزی جمعیت کی اس تاریخی اور عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی دعوت اور بحیثیت مقالہ نگار شرکت دعوت میرے لئے باعث شرف وصد افتخار ہے، جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ اس ہمت افزائی پر پہلے رب کریم کا شکرگزار ہوں، بعد ازاں امیر محترم جمیع ذمہ داران مرکزی جمعیت کا صمیم قلب سے شکرگزار ہوں، اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر ناحیہ سے کامیابی نصیب فرمائے اور جمعیت جماعت، ملک وملت اور قوم کے لئے مفید سے مفید ترین بنائے، اور آپ مخلصین کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطاء فرمائے آمین.. یہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے بعد امیر محترم کی محنتوں اور قربانیوں کا ثمرہ ہے، ورنہ وطن عزیز جن نازک حالات سے گزر رہا ہے ایسے میں کسی عام ذمہ دار کے بس میں نہیں ہے، اللہ آں محترم کی سرپرستی اور ذمہ داری کو مزید مستحکم فرمائے آمین یارب العالمین، امید کہ آپ آج سے کانفرنس کے اختتام تک کانفرنس کے کسی بھی لائحہ عمل میں کسی بھی طرح کی خدمت کے لائق مجھے سمجھ کر خدمت کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ جملہ محبین مخلصین کی خدمت میں بصد واحترام سلام عرض ہے۔ خصوصاً امیر محترم، محترم ناظم عمومی، جناب من خازن صاحب محترم ومکرم کنوینز صاحب، محبان اراکین دفتر

والسلام

آپ کا بھائی

حافظ عبدالغنی سید حسین عمری

سابق ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش

ورکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۶)

عزت مآب فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی مدنی حفظہ اللہ ورعاہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبارات کے ذریعے پہلے یہ بات معلوم ہوئی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اپنی ۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس رام لیلا میدان ۹۔۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء سنیچر واتوار کو بعنوان ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' منعقد کرنے جارہی ہے، پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث کی آفس سے دو خطوط موصول ہوئے، ایک میں بحیثیت مقالہ نگار شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہے، اور دوسرے میں اس بات کا ذکر ہے کہ عوام وخواص میں اس اہم کانفرنس کے تئیں بیداری پیدا کریں، اپنے اساتذہ اور منتہی درجات کے طلبہ کو کانفرنس میں شرکت کی رغبت دلائیں، احباب وحلقہ اثر کی شرکت کو یقینی بنائیں، دعاۃ ومعلمین کو آمادہ کریں کہ اپنی تقاریر، خطبات جمعہ اور دروس کا موضوع ملک وملت اور انسانیت کو درپیش مسائل ومشکلات اور ان کے حل کو بنائیں۔

☆ پہلی بات یہ کہ وقت کے ایک اہم موضوع پر عظیم الشان آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کے فیصلے پر آپ حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ کانفرنس کامیاب ہو، اور اس کے اثرات انسانی زندگی پر مرتب ہوں۔

☆ دوسری بات یہ ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی آفس کی جانب سے جس موضوع پر مجھے مقالہ تیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان شاء اللہ وقت پر تیار کرکے ارسال کروں گا، اور کانفرنس میں بھی شرکت کروں گا۔

تیسری بات یہ کہ آفس کے حکم کے مطابق لوگوں کو اس کانفرنس میں شرکت کرنے اور کانفرنس کے خطابات سے مستفید ہونے کے لئے بیدار کروں گا اور شرکت کی رغبت دلاؤں گا، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سابقہ کانفرنسوں کی طرح اس کانفرنس کو بھی بابرکت اور یادگار بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اشفاق سجاد سلفی
ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث گریڈیہ
ونائب رئیس جامعہ امام ابن باز الاسلامیہ

مکتبہ ترجمان کی باوقار پیشکش

نکاح نامہ رجسٹر

☆ کتاب وسنت کی روشنی میں تیار شدہ

☆ مارکیٹ میں دستیاب تمام نکاح ناموں سے منفرد۔

☆ نکاح سے متعلق بنیادی احکام ومسائل سے آراستہ

☆ نہایت دیدہ زیب اور آرٹ پیپر پر طباعت

☆ ہر مسجد ومدرسہ کی بڑی ضرورت۔

اوراق:150 قیمت:Rs.200/-Net

مکتبہ ترجمان کی تازہ پیشکش

کتاب الآداب

مؤلف: فؤاد بن عبدالعزیز الشلھوب

مترجم: محمد نعیم محمد شفیع سلفی

تقدیم

مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

صفحات:665 قیمت:-/300

(بقیہ جماعتی خبر)

امیر محترم کا دورۂ امریکہ اور مختلف دینی وتعلیمی مراکز پر خطاب

۷/ستمبر ۲۰۲۴ء کو امیر محترم نے امریکہ کا ایک مختصر دورہ کیا۔ بذریعہ قطر ایئرویز براستہ دوحہ وہاں سے امریکن ایئرویز براہ فیلاڈیلفیا، ممفس ۹/ستمبر کو امریکہ پہنچے۔ یہاں متعدد مراکز، مساجد اور سنٹرس میں نماز پڑھنے کے بعد تبادلہ خیال کرنے کے لئے احباب سے ملاقات کی علاوہ ازیں بعض دعاۃ وائمہ سے دعوتی واصلاحی امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ احباب واخوان کے اصرار پر دسترخوان بھی سجے۔ اور لذت کام ودہن کے ساتھ اہم تربیتی وتعلیمی اور امریکہ کے ماحول میں نسل نو اور دیگر برادران امریکہ کے ساتھ کیسے اسلامی وانسانی زندگی گزارنی چاہیے اس موضوع پر تبادلۂ خیال ہوا اور توجیہی کلمات بھی پیش کئے۔

۱۴/ستمبر ۲۰۲۴ء کو نیویارک کا سفر ہوا۔ وہاں پر احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور میزبانی اور مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے متعدد دعوتی، تربیتی واصلاحی اور تعلیمی موضوعات پر تقاریر اور ناصحانہ کلمات پیش کئے۔ الفلاح سینٹر کے علاوہ متعدد اسکولوں کا جن میں دینیات کا خاص اہتمام تھا معائنہ ومشاہدہ کیا اور ان اسکولوں کے ذمہ داران سے تبادلۂ خیال ہوا۔ دارالعلوم نیویارک جو امریکہ میں ایک بڑا تعلیمی وتربیتی ادارہ ہے میں اساتذہ وطلباء سے خطاب کیا اور ذمہ داروں سے متعدد تعلیمی اور تربیتی امور پر گفتگو ہوئی۔ ادارہ کے ذمہ داران نے واقعی تکریم وعزت افزائی کی مثال قائم کی جس کے بہترین اور خوشگوار اثرات آج بھی قلب وجگر میں پیوست ہیں۔ بروکلن شہر کی جامع مسجد ام القریٰ میں خطبہ جمعہ پیش کیا۔ یہاں کے احباب انتہائی مہمان نواز، خلیق وملنسار اور کارگر نظر آئے۔ اور میزبانی اور ضیافت کا ہرناحیہ سے بہترین مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ الفلاح سینٹر اور اس کی مسجد میں متعدد اوقات میں امامت کی اور درس دیا۔ اور دیگر متعدد مراکز ومساجد کے ذمہ داران سے خوشگوار ملاقات ہوئی۔ ۱۸/ستمبر ۲۰۲۴ء کو ڈیلس، ٹکساس کا سفر ہوا۔ وہاں کے متعدد مراکز کے معائنہ کا موقع ملا اور متعدد قصبوں کا دورہ کیا اور بڑے سینٹرس میں تقریر کی۔

امیر محترم نے وہاں پر موجود اخوان کو متعدد مشورہ دیتے ہوئے دینی ماحول قائم رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سپر پاور کو جہاں عام انسانی زندگی بہترین طور پر گزارنے، وہاں دین پر قائم رہ کر کام کا میدان بھی بہت دیا ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ۲۱/ستمبر ۲۰۲۴ء کو امیر محترم نے متعدد دوروں کے بعد وطن عزیز واپس ہوئے۔ امریکہ سے واپسی کے بعد مسلسل بہار، بنگال، تلنگانہ، آندھرا اور متعدد صوبوں کا دورہ کیا۔ (ادارہ)

☆☆☆

مجلس استقبالیہ

پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بعنوان: ”احترام انسانیت اور مذاہب عالم“

بتاریخ: ۹-۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء مطابق ۶-۷/جمادی الاولی ۱۴۴۶ھ

بمقام: رام لیلا میدان، دہلی

آندھرا پردیش: مولانا فضل الرحمٰن عمری صاحب، مولانا عبدالغفار عمری صاحب، محمد فاروق خان صاحب، مولانا عبدالغنی عمری صاحب، مولانا حافظ خلیل الرحمٰن قریشی عمری صاحب، مولانا عبد العظیم جامعی صاحب، جناب منور قریشی صاحب، مولانا عظمت اللہ عمری صاحب، پروفیسر عبید اللہ صاحب، مولانا نصیر احمد عمری صاحب، ڈاکٹر سعید احمد مدنی صاحب، شیخ احمد صاحب، ریاض احمد شیر خان صاحب، عبدالعزیز خان نوشاد صاحب، محمد حارث صاحب، مولانا عبدالسلام جامعی صاحب، مولانا مرتضٰی عمری صاحب، عبدالکریم صاحب، شیخ احمد صاحب، مولانا محمد اشرف فیضی صاحب، محمد سلیمان صاحب، نعیم اللہ صاحب، مولانا انتظار عالم سلفی صاحب، محمد نوشاد صاحب، مولانا عبدالعلیم بیگ جامعی صاحب، عثمان غنی صاحب، ذاکر علی صاحب، محبوب علی خان صاحب، کے ثناء اللہ صاحب، مولانا ریاض عمری صاحب، مولانا موسیٰ جامعی صاحب، مولانا یعقوب پٹیل عمری صاحب، شیخ اسماعیل صاحب، حافظ ابراہیم صاحب، سید عتیق الرحمٰن جامعی صاحب، مولانا حسن عمری صاحب، شیخ سالار صاحب، اطہر حسین صاحب، محمد رفیع صاحب، مولانا عطاء الرب فیضی صاحب، مولانا الطاف الرحمٰن قریشی عمری صاحب، مولانا ابوبکر بیگ عمری صاحب، مولانا ذاکر حسین جامعی صاحب، عبد الباری صاحب، عبد الکریم بابو صاحب، عبدالرحمٰن صاحب، شیخ عبدالکریم صاحب، مولانا عبداللہ جامعی صاحب، شیخ فاروق صاحب، حفیظ خان صاحب، مولانا بشیر احمد جامعی صاحب، مستان ولی صاحب، مولانا عبدالکبیر عمری صاحب، مولانا ظفر اللہ خان ندوی صاحب، مولانا شیخ عبداللہ عمری صاحب، مولانا نور احمد جامعی صاحب، جہانگیر صاحب، نور محمد صاحب، مولانا آصف عمری صاحب، مولانا امین عمری صاحب، مولانا ثاقب سلفی صاحب، مولانا شاکر سلفی صاحب، مولانا یوسف نصیر جامعی صاحب، محمد عارف صاحب، اقبال صاحب، مولانا عبدالجبار عمری صاحب، مولوی ضیاء اللہ عمری صاحب، قاضی مطہر جامعی صاحب، محمد یوسف کے کے صاحب، محمد عبید صاحب، مولانا جمال الدین عمری صاحب، محمد نوید الرحمٰن صاحب، محمد عرفان صاحب، مولانا رحمت اللہ عمری صاحب، مولوی ہدایت اللہ عمری صاحب، مولوی جاوید عمری صاحب، مولوی عبد الکریم صاحب، مولوی الیاس باشا عمری صاحب، عبدالحفیظ صاحب، حافظ عبدالقوی عمری صاحب، مولانا عبدالحق عمری صاحب، مولانا عبدالرؤف عمری صاحب، مولانا رفیق جامعی صاحب، مولانا الطاف الرحمٰن صاحب وغیرہم۔

اڑیسہ: مولانا طہ سعید خالد عمری مدنی صاحب، ایڈوکیٹ فیاض احمد صاحب، ماسٹر صلاح الدین صاحب، محمد حفیظ الرحمٰن صاحب، جناب عاشق الرحمٰن خان صاحب، جناب عبد الصمد صاحب، جناب عبد المالک صاحب، جناب مرزا عقیل بیگ صاحب، مولانا عبدالخالق محمدی صاحب، ماسٹر حمایت اللہ بخاری صاحب، مولانا نورالامین عمری صاحب، مولانا سید سلیمان مدنی صاحب، نصیر بیگ صاحب، محمد شہاب الدین صاحب، سید حبیب اللہ صاحب، محمد زکریا صاحب، انتخاب عالم خوشتر صاحب، محمد یوشع صاحب، مولوی امین صاحب، مولانا سیف اللہ سلفی صاحب، محمد احسان انصاری صاحب، تنویر عالم صاحب، محمد قیام الدین صاحب، پروفیسر عزیز الرحمٰن صاحب، محمد انیس خان صاحب، اعجاز خان صاحب، مولانا مصلح الدین سلفی صاحب، محمد زاہد صاحب، محمد عارف صاحب، محمد ارشاد صاحب، عبدالمتین صاحب، مولانا ابوہریرہ سلفی صاحب، مولانا خالد طہ فلاحی صاحب، مولانا شبیۃ الحمد مدنی صاحب، مولانا مشتاق عمری صاحب، مولانا تسخیر عالم مدنی صاحب، مولانا مشیر الحق مدنی صاحب، مولانا مہروز اثری صاحب، مولانا امتیاز عالم عمری صاحب وغیرہم۔

آسام: مولانا مقصود الرحمٰن مدنی صاحب، پروفیسر امیر علی صاحب، پروفیسر عبدالسلام صاحب، مولانا فضل الکریم سلفی صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب، مولانا سہراب سلفی صاحب، مولانا حفظ الرحمٰن مدنی صاحب، مولانا ذاکر حسین مدنی صاحب، مولانا ابوالکلام مدنی صاحب، عطاء الرحمٰن صاحب، عاشق محی الدین صاحب، عبد البارق صاحب، مولانا عبدالرحیم لشکر صاحب، قاضی احسن علی صاحب، مولانا مجاہد

الاسلام صاحب،مولانا عارف الاسلام صاحب،محمد نذر الاسلام صاحب ، مولانا عبد الغفور صاحب، ماسٹر ابوبکر صدیق صاحب، مولانا نور الاسلام مدنی صاحب، ڈاکٹر اعراض الحق صاحب، مولانا معین الحق ریاضی صاحب، عبدالحلیم صاحب، مولانا ضیاء الرحمٰن مدنی صاحب، مولانا شہید الاسلام سنابلی صاحب، مولانا ابراہیم خلیل صاحب، ڈاکٹر عبدالغنی صاحب، مولانا دلاور حسین فیضی صاحب، مولانا ابوطالب صاحب، واجد علی صاحب، مولانا اکبر علی صاحب، مولانا افضال الرحمٰن صاحب، منور صاحب، ابو القاسم صاحب، مفیدالاسلام صاحب، مولانا حفظ الرحمٰن مدنی صاحب، مولانا عبدالمجید صفاوی صاحب وغیرہم۔

انڈمان نیکوبار: ٹی حمزہ صاحب، مولانا عبدالناصر صلاحی صاحب، ٹی قاسم صاحب، ٹی محمد سلیم صاحب، سمیر خان صاحب، ٹی عبدالمجید صاحب، ایم عبدالحمید صاحب، عبدالوہاب صاحب، جاوید صاحب، ایم ایس محمد صاحب، اے پی عبدالعزیز صاحب، ایم حسین صاحب، وغیرہم۔

بہار: مولانا محمد علی مدنی صاحب، انجینئر سید اسماعیل خرم صاحب، مولانا انعام الحق مدنی صاحب، مولانا عزیز الرب فیضی صاحب، مولانا خورشید عالم مدنی صاحب ، ڈاکٹر ارشد فہیم الدین مدنی صاحب، حافظ صغیر احمد مدنی صاحب، ، مولانا شمس الحق فیضی صاحب، مولانا انور حسین سلفی صاحب ، مولانا فضل اللہ انصاری صاحب، مولانا مطیع الرحمٰن چترویدی صاحب، راغب احسن ایڈوکیٹ صاحب، مولانا ابوالقیس عبدالعزیز مدنی صاحب، مولانا نورالاسلام سلفی صاحب، مولانا محمد اشفاق سلفی صاحب، جواد حسین صاحب، جناب انور علی آروی صاحب، جناب سید رضاء الحسن صاحب، مولانا محمد عرفان سلفی صاحب، مولانا محمد رضوان سلفی صاحب پورنیہ، مولانا شکیل احمد اثری صاحب، اشرف فرید صاحب، ڈاکٹر عفان سلفی صاحب، مولانا عطاء اللہ انور صاحب، مولانا وکیل احمد مدنی صاحب، قاری جنید احمد صاحب، مولانا ذکاء اللہ مدنی صاحب، مولانا محمد ہاشم سلفی صاحب، مولانا محمد مسلم مدنی صاحب، مولانا قاری منظر سعیدی صاحب، پروفیسر عبداللطیف حیدری صاحب، مولانا محمد اسرائیل سلفی صاحب، مولانا طارق صدری سلفی، ڈاکٹر فہد الاسلام سلفی صاحب، ڈاکٹر محمد اشرف علی صاحب، ڈاکٹر رحمت اللہ سلفی صاحب، ڈاکٹر محمد حنظلہ ادریس تیمی صاحب، مجسٹریٹ توفیق الحسن صاحب، پروفیسر رفیق الحسن صاحب، پروفیسر نور حسین نور صاحب، مولانا قمر سبحانی صاحب، مولانا محمد اسلام سلفی صاحب، مولانا بدرالدین صاحب، مولانا سراج الحق مدنی صاحب، مولانا نہال انور سلفی صاحب، مولانا عبدالمالک سلفی صاحب، مولانا اکمل جوہر اصلاحی صاحب، مولانا مجاہد جعفری صاحب، حافظ عبدالقادر صاحب، مولانا نذر الابرار مدنی صاحب، مولانا واقف الدین صاحب، مولانا ابوالکلام سلفی صاحب، قاری علاء الدین صاحب، حافظ اعجاز الحق صاحب، مولانا اشرف علی مدنی صاحب، مولانا سمیع الرحمٰن مدنی صاحب، مولانا عبدالقدیر ندوی صاحب، ڈاکٹر اکرام الحق اصلاحی صاحب، انجینئر عمر رحمانی صاحب، مولانا زبیر سلفی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن تیمی صاحب، مولانا اخلاق احمد ندوی صاحب، مولانا داؤد اسلامی صاحب، ڈاکٹر امان اللہ مدنی صاحب، مولانا احمد حسین قاسمی صاحب، مولانا زین العابدین سنابلی صاحب، مولانا سیف الدین ندوی صاحب، عبدالحق صاحب، مولانا مصطفیٰ اصطلاحی صاحب، مولانا ثناء اللہ فیضی صاحب، مولانا انیس الرحمٰن فیضی، مولانا جاوید فیضی صاحب، بدر الزماں صاحب، امیر الہدی صاحب، نیاز مہتو صاحب، مسیح الاعظم صاحب، حبیب الاعظم صاحب، ذو الفقار الاعظم صاحب، ڈاکٹر عبدالرافع مدنی صاحب، مولانا شمس الحق اسلامی صاحب، عبداللہ نیتا صاحب، مولانا شفیق صاحب، بدر عالم صاحب، مولانا اقبال سلفی صاحب، مولانا محمد علی قاسمی صاحب، مولانا ابوبکر اصلاحی صاحب، مولانا طارق ندوی صاحب، ڈاکٹر جواد عالم تیمی صاحب ، افضل خان صاحب، مولانا شمیم احمد اصلاحی صاحب، ڈاکٹر احسن الہدی سلفی صاحب، حافظ ثناء اللہ سلفی صاحب، مولانا صدرِ عالم سلفی صاحب، مولانا عنایت اللہ تیمی صاحب، ماسٹر نصیر صاحب، ڈاکٹر عبید الرحمٰن منا صاحب، منصور صاحب، مولانا مزمل الحق مدنی صاحب، عبد الصمد صاحب، مولانا محمد اسلم سلفی صاحب، مولانا قمر الزماں سلفی صاحب، مولانا سمیع اللہ تیمی صاحب، قمر الہدیٰ اسلامی صاحب، مولانا عبدالغفار سلفی صاحب، ڈاکٹر جہانگیر اختر صاحب، ڈاکٹر سید عبدالحکیم صاحب، مولانا محمد ہارون رشید سلفی صاحب، ڈاکٹر سید فیصل یوسف صاحب، مولانا آصف تنویر تیمی صاحب، مولانا ضیاء اللہ سلفی صاحب، ماسٹر محمد شریف تیمی صاحب، ڈاکٹر جمشید سلفی صاحب، مولانا منصور سلفی صاحب، مولانا عبد السمیع محمد ہارون سلفی صاحب، مولانا ریاض الدین سلفی صاحب، پروفیسر انیس صدری صاحب، مولانا رضوان سلفی صاحب بیرا گنیا، مولانا مظفر شفیع اصلاحی صاحب، ڈاکٹر محمد ابراہیم مدنی صاحب، ڈاکٹر رفیع اللہ مسعود تیمی صاحب، ، مولانا محمد ابراہیم سجاد تیمی صاحب، ڈاکٹر عبدالماجد صاحب، الحاج ظہور احمد صاحب، مولانا فیروز احمد ندوی، مولانا بدر عالم سلفی صاحب وغیرہم۔

پنجاب: مشتاق احمد صدیقی صاحب، منصور عالم صاحب، طلحہ رشید صاحب، یاسر رشید صاحب، محمد شاہد حلیم صاحب، عرفان انجم صاحب، محمد رفیع صاحب، محمد یوسف صاحب، محمد اشتیاق صاحب، محمد رمضان بخشی صاحب، ممتاز احمد راہی صاحب، معظم سیفی صاحب، محمد اویس صاحب، محمد ساجد سیفی صاحب، عارف حمید صاحب، عمار صاحب، مصیب سلمان صاحب، خبیب سلمان صاحب وغیرہم۔

تامل ناڈو وپانڈیچیری: مولانا انیس الرحمٰن اعظمی صاحب، مولانا عبدالواحد مدنی صاحب، فہیم ایم اے صاحب، فاروق خلجی صاحب، سید عارف

صاحب، نیاز احمد صاحب، ڈاکٹر حمید اللہ جیلانی صاحب، پی عطاء اللہ پاشا صاحب، ایس اے احسان اللہ صاحب، شفیع اللہ صاحب،، مولانا عبداللہ حیدرآبادی صاحب، مولانا عبدالعلیم عمری صاحب، محمد نوشاد صاحب، مولانا کمال الدین شاہ مدنی صاحب، محمد توصیف صاحب، عمران حسین صاحب، جی اقبال صاحب، اقبال صاحب، عبداللہ ارسطو صاحب، کاکا انیس احمد عمری صاحب، کاکا خالد صاحب، احمد میران صاحب، سید ذاکر احمد صاحب، محمد ذبیح اللہ بیگ صاحب، عبدالسلام صاحب، رضاء اللہ باوٹا بیڑی صاحب، سہیل احمد بن حبیب اللہ باشا صاحب، عمر شریف صاحب، عطاء الرحمٰن صاحب، کاکا ارشاد صاحب، اسماعیل زمشن صاحب، فضل الرحمٰن صاحب، مولانا عبد الرحیم عمری صاحب اوٹی، ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب، مولانا عبدالعظیم مدنی صاحب، مولانا راج محمد صاحب، مولانا عبدالوہاب عمری صاحب، تاج الدین قریشی صاحب، حافظ عبدالماجد صاحب، محمد صالح صاحب، غلام رسول صاحب، محمد کاشف صاحب، عبداللہ مسعود صاحب، سید جمیل صاحب، مولانا انصار الدین مکی صاحب، عطاء الرحمٰن عبدالرؤف صاحب عمران رضوان صاحب، مولانا محمد ابراہیم عمری صاحب، ڈاکٹر منیر الدین عمری صاحب، کاکا محمد حامد صاحب وغیرہم۔

تلنگانہ: مولانا عبدالرحیم مکی صاحب، محمد شریف غالب الیمانی صاحب، مولانا شفیق عالم خان جامعی صاحب، مولانا امیر علی صاحب، مولانا ابوالکلام مدنی صاحب، مولانا سید حسین مدنی صاحب، مولانا رفیق احمد سلفی صاحب، عبدالقادر عبدالرشید صاحب، عبدالوحید جانی صاحب، صالح مہدی الیافعی صاحب، جابر الجابری صاحب، مظہر زماں صاحب، قمر الدین صاحب، وجیہ اللہ خان صاحب، لیاقت علی صاحب، محمد عبدالرشید صاحب، مولانا عبدالرشید جامعی صاحب، محمد ہاشم علی صاحب، سید عبدالغنی صاحب، مولانا مظفر الحسن مدنی صاحب، مولانا بدیع الزماں مدنی صاحب، مولانا واجد حسن مدنی صاحب، مولانا وسیم مدنی صاحب، مولانا عبدالخالق مدنی صاحب، مولانا مجاہد مدنی صاحب، عبدالبصیر عرف شاکر صاحب، مولانا نذیر جامعی صاحب، حافظ عبدالصمد مدنی صاحب، مولانا محمد شعیب مدنی صاحب، مولانا عبد الخالق عمری صاحب، مولانا محمد افروز فیضی صاحب، مولانا عبدالعظیم سنابلی صاحب، مولانا عبدالمعید مدنی صاحب، مولانا مبشر الاخلاق مدنی صاحب، انور بن عبد الرشید صاحب، عبد المعید خان صاحب، ایڈوکیٹ یاسین صاحب، ابراہیم علی صدیقی صاحب، شیخ ظہیر الدین علی صاحب مرسی ٹی وی، نعمت اللہ صاحب، مجاہد الیاس صاحب، عبدالقدیر صاحب، عبدالجلیل صاحب، مولانا ابوالحسن پرتاپ گڑھی صاحب، ڈاکٹر سید آصف عمری صاحب، مولانا عبدالرحیم خرم جامعی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن عمری صاحب، حافظ محمد ابراہیم محمدی صاحب وغیرہم۔

جھارکھنڈ: قاری محمد یونس اثری صاحب، مولانا عقیل اختر مکی صاحب، مولانا شمس الحق سلفی صاحب، مولانا عبدالرؤف عالیاوی صاحب، مولانا معین الحق فیضی صاحب، حافظ قطب الرحمٰن فیضی صاحب، مولانا ابوطاہر سلفی صاحب، الحاج اقبال صاحب، ذی شان بھائی صاحب، مولانا مستفیض الرحمٰن مدنی صاحب، مولانا محمد ارشاد سلفی صاحب، مولانا عبدالحق سلفی صاحب، ضیاء اللہ جیلانی صاحب، مولانا ناصر الدین فیضی صاحب، مولانا شفیق عالیاوی صاحب، مولانا قمر الدین سلفی صاحب، حافظ عبدالقیوم صاحب، مولانا الیاس مدنی صاحب، مولانا صلاح الدین فیضی صاحب، مولانا طیب مدنی صاحب، عالمگیر عالم صاحب، ایڈوکیٹ ضمیر الحق منڈل صاحب، مولانا محمد اسلم مدنی صاحب، مولانا محمد یوسف سلفی صاحب، فیروز صاحب، مولانا سفیان صاحب، حافظ رفیع الہلال سلفی صاحب، مولانا عبداللہ مدنی صاحب، مولانا عبد العزیز سلفی صاحب، مولانا زبیر احمد ندوی صاحب، مولانا عبد العلیم مدنی صاحب، مولانا اکبر عینی مدنی صاحب، مولانا معین الحق فیضی صاحب، مولانا محمد طیب تیمی صاحب، حافظ سہیل صاحب، محمد تنویر صاحب، نیر شمس صاحب، مولانا خیر الاسلام سلفی، مولانا امان اللہ فیضی صاحب، عبدالغفار صاحب، ماسٹر عبدالواجد صاحب، عامر احمد صاحب، حافظ عمران صاحب، مولانا محسن سلفی صاحب، ڈاکٹر انظر سلفی صاحب، ڈاکٹر شہنواز سلفی صاحب، ڈاکٹر ضیاء الحق فیضی صاحب وغیرہم۔

چھتیس گڑھ: قاضی عدنان احمد صاحب، شجاع الدین علی خان صاحب، زید محمد قریشی صاحب، عبدالحمید خان صاحب، ضیاء آفتاب صاحب، محمد معین صاحب، معیز خورشید صاحب، اعجاز خورشید صاحب، امتیاز خورشید صاحب، توقیر اختر صاحب، مولانا ابوبکر صاحب، اصباح صدیقی صاحب، شیخ احمد اللہ صاحب وغیرہم۔

دھلی: حافظ ذکی باری صاحب، پروفیسر یوسف صاحب تیزاب والے، ڈاکٹر شمس الحق عثمانی صاحب، حافظ شکیل احمد میرٹھی صاحب، مولانا عبدالتواب مدنی صاحب، مولانا عبدالمعید مدنی صاحب، مولانا رفیق احمد سلفی صاحب، مولانا جمیل احمد مدنی صاحب، ڈاکٹر ابوالحیات اشرف صاحب، حافظ یونس صاحب، ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب، شوکت سلیم صاحب، مولانا عبدالأحد مدنی صاحب، مولانا علی اختر مکی صاحب، مولانا عزیز احمد مدنی صاحب، عبدالمنان بستوی صاحب، حافظ نواب الٰہی صاحب، عبدالحنان چاندنہ صاحب، ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب، محمد محسن صاحب، مولانا عزیز عمر سلفی صاحب، مولانا عبدالواجد فیضی صاحب، مولانا افضل حسین ندوی صاحب، ذکی انور صاحب، اسلم بابر صاحب، محمد لقمان صاحب، مولانا محمد امتیاز تیمی صاحب، مولانا اعجاز عالم تیمی صاحب ، امیر الحق صاحب ریٹائرڈ فوجی افسر، انجینئر امان اللہ صاحب، ڈاکٹر جنید حارث صاحب، ڈاکٹر فوزان احمد صاحب، ڈاکٹر عبدالماجد قاضی صاحب، مولانا ندیم سلفی صاحب، ڈاکٹر محمد سہراب صاحب، مولانا

قدرت اللہ سلفی صاحب،عبدالحیٔ صاحب، ڈاکٹر نعیم الحسن اثری صاحب،جناب اقبال انصاری صاحب ،مولانا نورالہدیٰ مدنی صاحب، عامر عبدالرشید ازہری صاحب،مولانا عشرت جلال قاسمی صاحب،مولانا فیروز عطاء صاحب،مولانا یار محمد صاحب،مولانا مسعود احمد انواری صاحب،سید رحمت علی صاحب،اسعد محمد یحییٰ چھابڑہ صاحب، مسعود محمد یحییٰ چھابڑہ صاحب، حافظ عبید خلجی صاحب، مولانا فیاض سلفی صاحب،مولانا شمس عالم سلفی صاحب، ڈاکٹر محبوب الٰہی صاحب، ایڈوکیٹ مہر الٰہی صاحب،محمد یحییٰ صاحب،محمد احمد صاحب، حافظ مقبول الٰہی صاحب، الحاج عبدالمتین صاحب،مولانا عبدالماجد سلفی صاحب،عبدالستار صاحب،مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی صاحب،محمد سلطان صاحب،محمد موسیٰ صاحب،لئیق صاحب،ڈاکٹر شریف قریشی صاحب، ابوشارق عمری صاحب، شارق ایوب صاحب، حافظ فائق فضل صاحب، فیض فضل صاحب، علاء الدین سیٹھ صاحب، شبیر صاحب، مولانا مصلح الدین سلفی صاحب،شکیل احمد صاحب،محمد زکریا صاحب،شمیم اختر صاحب،نسیم اختر صاحب،ڈاکٹر محمد مصطفیٰ صاحب، انیس الرحمٰن صاحب،عبدالمقیم صاحب،مظاہر علی صاحب،مولانا محمد اظہر مدنی صاحب،مولانا عبدالنور سلفی صاحب، مولانا عبدالخالق سلفی صاحب،قاری اشرف صاحب، اظہر اشفاق وزیری صاحب،مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا عبدالسلام مدنی صاحب،مولانا اشفاق ریاضی صاحب،ڈاکٹر اسعد اصغر صاحب،فیصل یوسف صاحب، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب، مولانا عبیداللہ مکی صاحب،فہیم خان صاحب،اسلم پردھان صاحب،مولانا ابوالبرکات اصلاحی صاحب،محمود ضیاء صاحب، طارق بخاری صاحب، وہاج الدین صاحب، محمد عالم سلفی صاحب، ابوذر صاحب، احتشام صاحب، رضوان احمد صاحب، راشد شمسی صاحب، سلمان اختر صاحب، محمد سالم صاحب،محمد سعد خان صاحب، حافظ محمد اعظم صاحب، ڈاکٹر محمد مفضل مدنی صاحب، مولانا ممتاز احمد عبداللطیف مدنی صاحب، مولانا سعید الرحمٰن سنابلی صاحب،مولانا انوار سلفی صاحب،مولانا منظور عالم صاحب،مولانا مظہر عالم سلفی صاحب،قاری کلیم اللہ صاحب، ایس ایم فیصل صاحب، مولانا عبدالحق سلفی صاحب،مولانا تجمل حسین ندوی صاحب، محمد اسماعیل رحمانی صاحب، جناب صلاح الدین صاحب، مولانا فاروق شاکر امینی صاحب، ناصر کلیم صاحب ، محمد اظہار صاحب، محمد نسیم صاحب، محمد ابراہیم صاحب، مولانا مشیر الدین صاحب، صفی احمد صاحب پیتل والے، محمد مجوب صاحب،مولانا مظہر الاسلام صاحب،مولانا عبدالشکور سلفی صاحب،ڈاکٹر ندیم صاحب،ڈاکٹر محمد آدم صاحب،مولانا مستقیم سلفی صاحب، ایڈوکیٹ طارق صدیقی صاحب،محمد شفاعت صاحب،محمد ثاقب صاحب البیک، شہاب الدین صاحب، شعیب احمد اللہ صاحب، دانش احمد اللہ صاحب، احسان خسرو صاحب، اطہر افضال صاحب، شاکر حسین صاحب، مولانا محمد ارقم نیپالی صاحب، حافظ سہیل صاحب، مولانا سہیل اختر ندوی صاحب، مولانا عبدالغنی مدنی صاحب، عبدالمحسن فریوائی صاحب، محمد یونس اکاؤنٹنٹ صاحب، خورشید احمد صاحب، بختاور صاحب، ارشاد صاحب، مولانا عبداللہ سلفی صاحب، ایڈوکیٹ فہیم غازی صاحب، مولانا محمد وسیم ریاضی صاحب، محمد نسیم فیضی صاحب، محمد ارشاد ریاضی صاحب، مولانا عبدالمومن سنابلی صاحب، سمیع اللہ صاحب، محمد اسعد صاحب، حافظ ہارون صاحب، حافظ فیصل صاحب، محمد جاوید صاحب، محمد داؤد صاحب، بچن علی صاحب، محمد غالب صاحب، فیض الحسن صاحب، ایڈوکیٹ فیروز غازی صاحب، ذکی انور صاحب، ابوقمر صاحب، حاجی نور محمد صاحب، محمد عارفین صاحب، ارشد شریف اللہ صاحب وغیرہم۔

راجستھان: مولانا محمد اسماعیل سرواری صاحب، عبدالحفیظ رانڈر صاحب، عبدالسلام انصاری صاحب، عبدالرحیم نقوی صاحب، حاجی لیاقت علی چودھری صاحب، عبدالغنی صاحب، نثار احمد خلجی صاحب، محمد عمر دین بھاٹی صاحب، مولانا محمد صابر سلفی صاحب، حافظ تسلیم صاحب، عبدالرحیم مودی صاحب، مولانا اسداللہ ندوی صاحب، مولانا ابوالکلام فیضی صاحب، محمد عبداللہ فاروق صاحب، احمد عبداللہ فاروق صاحب، ندیم عبدالرحیم متولی صاحب، مولانا سراج الدین سلفی صاحب، اقبال خلیل صاحب، حافظ محمد اکبر صاحب، فاروق قریشی صاحب ، مولانا محمد ظفر عالم صاحب کھنڈیلا، مولانا عبدالرحیم مدنی صاحب، مولانا شفیع اللہ صاحب، مولانا عبدالرشید سلفی صاحب، حیدر علی صاحب، عبدالغنی دھانی رائیاں صاحب وغیرہم۔

کشمیر: ڈاکٹر عبداللطیف الکندی صاحب، مولانا محمد یعقوب بابا مدنی صاحب، انجینئر محمد شعبان کمہار صاحب، مشتاق احمد وانی صاحب، شفاعت احمد فاروقی صاحب، غلام نبی بندھ صاحب، مولانا عبدالقیوم سراجی صاحب، مولانا عبدالباسط مدنی صاحب، مولانا مشتاق احمد ویری صاحب، عبدالرحمٰن بٹ صاحب، نذیر احمد مخدومی صاحب، محمد یونس میر صاحب، فیاض احمد وانی صاحب، ریاض احمد شاہ صاحب، غلام رسول لون صاحب، مولانا غلام نبی شاہ صاحب، میر مصطفیٰ جاوید صاحب، مولانا غلام محمد بٹ مدنی صاحب، مولانا عبدالشہید سلفی صاحب، اقبال بالو صاحب، مولانا منظور احمد بٹ صاحب، مولانا ہلال احمد مدنی صاحب، مولانا عبدالحفیظ بالی مدنی صاحب، مولانا ظہور سہیل مدنی صاحب، مولانا ظہور احمد شاہ مدنی صاحب، مولانا عبداللطیف بٹ مدنی صاحب، مولانا محمد حنیف بٹ مدنی صاحب، مولانا ارشاد احمد تانترے، مولانا زبیر یاسین مدنی صاحب، ڈاکٹر مبشر احسن مدنی صاحب، مولانا جاوید احمد سلفی صاحب، مولانا شبیر احمد سلفی صاحب، مولانا عبداللطیف ریاضی صاحب، مولانا عبدالمالک سنابلی صاحب، مولانا محمد ابراہیم سلفی صاحب، مولانا ابراہیم ثانی صاحب، مولانا منیر سلفی صاحب، مولانا بشارت علی ملک صاحب، مولانا ارشد امین مدنی صاحب، مولانا زبیر طاہری صاحب وغیرہم۔

کرناٹک وگوا: مولانا عبدالوہاب جامعی صاحب،مولانا زبیر احمد مدنی صاحب،اسلم خان صاحب، کے جے قاسم منصور احمد قریشی عرف دادو بھائی صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ عمری صاحب، سراج الدین صاحب، جمیل احمد خان صاحب، کے جے قاسم اعجاز احمد قریشی صاحب، اعجاز پاشا صاحب، عبدالحفیظ صاحب اسٹار، مولانا فیض الحسن مدنی صاحب، مولانا عبداللہ شریف سلفی صاحب، پی شفیق احمد صاحب، سید احمد صاحب، سید عبدالحفیظ صاحب، نذر محمد بابا خان صاحب، سید مجیب صاحب، سید عبدالعظیم صاحب، الحاج محمد یونس صاحب، سید عبداللطیف صاحب، چودھری رضوان اللہ قریشی صاحب، فیروز سیٹھ صاحب، محمد عاطف حسین صاحب، مولانا اعجاز ندوی صاحب، عبدالجلیل صاحب کولار، قاسم عبید الرحمٰن قریشی، ہاشم شعیب الرحمٰن قریشی صاحب، شوکت ملا بیلگامی صاحب، الطاف حسین صاحب، الیاس صاحب کپل، مولانا عبدالحسیب مدنی صاحب، محمد وسیم صاحب، مولانا عطاء الرحمٰن عمری صاحب، شیخ عطاء الرحمٰن صاحب، عبداللہ صاحب، حامد قادری صاحب، عبدالسمیع صاحب، عبدالسلام صاحب، مولانا اسماعیل عمری صاحب، ڈاکٹر عبدالشکور صاحب، محمد یوسف صاحب، مولانا عبدالملک جامعی صاحب، مولانا محمد عمر فاروق عمری صاحب، ذوالقرنین صاحب، تجمل خان صاحب، مولانا عبدالغفور جامعی صاحب، مختار احمد صاحب، مولانا ثناء اللہ نظامی صاحب، محمد الیاس صاحب، شوکت صاحب، ریاض لشکر صاحب، محمد ایاز صاحب، عارف انصاری صاحب، مولانا عبدالجبار عمری صاحب، مولانا خالد مشرف عمری صاحب، عبدالمجید صاحب، مولانا عبدالقدیر جامعی صاحب، محمد اشرف صاحب، حامد انصاری صاحب، مولانا عبدالقدیر عمری صاحب، آر شفیع اللہ قریشی صاحب، عبدالکبیر صاحب، جمیل ذوالنورین صاحب، سید سمیع اللہ بخاری صاحب، عبدالواحد سرا صاحب، محمد جمیل خان صاحب، سید صابر صاحب، مولانا عبدالمتین مدنی صاحب، مولانا عبدالوکیل مدنی صاحب، مولانا محمد طارق مدنی صاحب، مولانا امین الرحمٰن عمری مدنی صاحب، مولانا سید شفیق عمری مدنی صاحب، عبدالقدیر صاحب ہاسکوٹا، ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب، ایڈوکیٹ محمد صاحب، عبداللطیف (آصف) صاحب، مولانا ذبیح اللہ جامعی صاحب، ظفر اللہ محمدی صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن سلفی صاحب، مولانا عبدالسلام سلفی صاحب، محمد ذاکر صاحب آرٹی نگر، مولانا فاروق سعید عمری صاحب، محمد منظور صاحب، محمد ذہیب صاحب، مولانا صابر احمد عمری صاحب، عبداللہ مالوری صاحب، محمد اسلم صاحب، محمد سلیم صاحب، عبدالجبار صاحب، مولانا ڈی ایم عمری صاحب، مولانا محبوب الرحمٰن عمری مدنی صاحب، مختار احمد این ڈی صاحب، مولانا ضیاء اللہ عمری صاحب، مولانا عارف حمایتی صاحب، مولانا محمد علی حمایتی صاحب، مولانا محمد اسماعیل جامعی صاحب، مولانا عبدالمعید عمری صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن بنارسی صاحب، مولانا جمال ثانی صاحب، محمد مختار بنارسی صاحب وغیرہم۔

کیرالا: ٹی پی عبداللہ کویا مدنی صاحب، پی پی انین کوٹی مولوی صاحب، ڈاکٹر عبدالمجید الصلاحی صاحب، محمد بابو سیٹھ صاحب، مولانا ایم محمد مدنی صاحب، نور محمد نوری شاہ صاحب، پروفیسر عبدالصمد سلمی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن مدنی صاحب، ڈاکٹر ذوالفقار علی صاحب، مولانا پی کے زکریا الصلاحی صاحب، مولانا پی کے محی الدین مدنی صاحب، پی کے احمد صاحب، پی کے مائن ماسٹر صاحب، مولانا پی عبدالرحمٰن مدنی، پی پی عبدالخالق، ڈاکٹر حسین مدعور صاحب، اے اصغر علی صاحب، ایم صلاح الدین مدنی صاحب، پروفیسر این بی عبدالرحمٰن صاحب، ڈاکٹر پی پی عبدالحق صاحب، وی کے زکریا صاحب، محمد حلیم صاحب وغیرہم۔

گجرات: مولانا محمد شعیب میمن جونا گڑھی صاحب، حافظ محمد عابد شفیع صاحب، حیدر خان صاحب، عیسیٰ بھائی متوا صاحب، مولانا اسماعیل محمدی صاحب، محمد الیاس ولی بھائی صاحب، محمد موسی عثمان صاحب، ہارون لیاقت صاحب، محمد ناصر صاحب، مولانا خیر اللہ سراجی صاحب، اسماعیل بھائی بابونہ صاحب، عبدالرزاق حاجینا صاحب، حاجی قاسم صاحب احمد آباد، عبدالمجید شیخ صاحب، نعیم الدین نوساری صاحب، اسماعیل خیرووالا صاحب، شعیب حکیم صاحب، ہارون بھائی میمن صاحب، مرزا رستم صاحب، ایوب پٹیل صاحب، بشیر بھائی پٹیل صاحب، عبدالقیوم خان صاحب، ابوبکر صاحب، مولانا عبدالمعبود سنابلی صاحب، مولانا وحید الرحمٰن سنابلی صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن محمدی صاحب، عبدالمعید خان صاحب، سہیل احمد خان صاحب، محمد نعیم صاحب، محمد شمیم صاحب، عبدالجلیل صاحب، مولانا عبدالقیوم ریاضی صاحب، مولانا علاء الدین تیمی صاحب، مولانا عبدالمجید جامعی صاحب، مولانا ابوبکر فلاحی صاحب، مولانا نیاز احمد سلفی صاحب، مولانا عبداللہ ریاضی صاحب، جناب ادریس موسی صاحب، مولانا رضی احمد سنابلی صاحب وغیرہم۔

مدھیہ پردیش: مولانا عبدالقدوس عمری صاحب، عبدالصمد سوز صاحب، عبیدالرحمٰن وفا صدیقی صاحب، مولانا عبدالودود مدنی صاحب، مولانا صادق الرحمٰن صاحب فیضی، مولانا عبدالحق عمری صاحب، عزیز الرحمٰن صدیقی صاحب، محمد اسحاق صاحب بڑکوہی، ابوارشد انصاری صاحب، محمد سلیم صاحب، مولانا عبدالجلیل سلفی صاحب، عبدالرحیم بڑکوہی صاحب، محمد سلیمان خان صاحب، عبد المقتدر پٹیل صاحب، عبدالقدیر کجو بھائی صاحب، الحاج عبدالرشید صاحب، مولانا عبدالمقیت عمری صاحب، مولانا محمد فہیم عمری صاحب، محمد جنید صاحب، عمر فاروق صاحب، مولانا محمد رافع صاحب، مولانا محمد صادق صاحب، محمد رئیس قریشی صاحب، محمد عباس صاحب، محمد طاہر صاحب وغیرہم۔

مشرقی یوپی: مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب، مولانا محفوظ

الرحمٰن فیضی صاحب، مولانا ابوالعاص وحیدی صاحب، حافظ عتیق الرحمٰن طیبی صاحب، مولانا شہاب الدین مدنی، مولانا شاہد جنید سلفی صاحب، مولانا اقبال احمد محمدی صاحب، ڈاکٹر عبدالباری فتح اللہ مدنی صاحب، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن اثر ندوی صاحب، مولانا عبد الواحد مدنی صاحب، الحاج وکیل احمد صاحب، مولانا احسن جمیل مدنی صاحب، مولانا مظہر علی مدنی صاحب، مولانا شفیق احمد ندوی صاحب، مولانا محمد علی سلفی صاحب، مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب، ڈاکٹر لیث محمد مکی صاحب، مولانا شریف اللہ سلفی صاحب، ڈاکٹر عبدالرحمٰن لیثی صاحب، مولانا لیاقت احمد اثری صاحب، مولانا شبیر احمد مدنی صاحب، مولانا ابوالقاسم عبدالعظیم مدنی صاحب، ولانا عبدالمبین فیضی صاحب، مولانا عبدالوہاب حجازی صاحب، مولانا شفاء اللہ فیضی صاحب، مولانا محمد حسان سلفی صاحب، مولانا ازہر عبدالرحمٰن مدنی صاحب، مولانا زبیر احمد مدنی صاحب، مولانا ابوالہاشم دریابادی صاحب ، ڈاکٹر محمد عیسی صاحب، مولانا عبدالمعین مدنی صاحب، مولانا محمد شمیم یار محمد مدنی صاحب، مولانا نورالعین سلفی صاحب، مولانا اسعد اعظمی صاحب، مولانا خورشید احمد سلفی صاحب، حافظ کلیم اللہ سلفی صاحب، مولانا کلیم اللہ سلفی صاحب، مولانا عبدالمتین سلفی صاحب، الحاج عبید الرحمٰن صاحب، مولانا شمیم احمد عمری صاحب، مولانا مظہر اعظمی صاحب، مولانا عبداللہ سعود سلفی صاحب، مولانا مقتدی اعمری صاحب، مولانا وصی اللہ مدنی صاحب، مولانا نورالدین مدنی صاحب ، مولانا عبد الرحیم امینی صاحب، مولانا محمد جنید مکی صاحب، مولانا عبدالمعبود سلفی صاحب، مولانا رضاء اللہ سلفی صاحب، مولانا وقار احمد سلفی صاحب، مولانا عبدالکبیر مدنی صاحب، مولانا محمد یونس مدنی صاحب، ڈاکٹر محمد ابراہیم مدنی صاحب، ضیاء اللہ صاحب، مولانا محمد مرتضی مدنی صاحب، مولانا لیاقت حسین اثری صاحب، الحاج مسعود احمد صاحب، الحاج اعجاز احمد صاحب، مولانا عبدالمتین سلفی صاحب، مولانا دل محمد سلفی صاحب، مولانا مستقیم سلفی صاحب، الحاج ممتاز عالم صاحب، محمد راشد انصاری صاحب، ارشد وزیری صاحب، فیروز وزیری صاحب، عشرت وزیری صاحب، فرحت وزیری صاحب، واصف مشتاق صاحب ، شارق مشتاق صاحب، فضل وزیری صاحب، شمیم احمد انصاری صاحب، قیصر وزیری صاحب، انتخاب وزیری صاحب، ضیاء وزیری صاحب، عبداللہ وزیری صاحب، فیصل انصاری صاحب، عبدالباری آر ایم سی صاحب، الحاج مقصود احمد، عاطف مقصود انصاری صاحب، الحاج محمد عارف انصاری صاحب، الحاج تنویر احمد انصاری صاحب، الحاج ایوب انصاری صاحب، الحاج شاہ عالم صاحب، الحاج عبدالرب انصاری صاحب، الحاج غلام شرف الدین انصاری صاحب، الحاج اعجاز انصاری صاحب ، جناب عبدالسمیع چودھری صاحب ، الحاج محمد زبیر صاحب، اقبال چندیری صاحب، مولانا عبدالرحیم مدنی صاحب، الحاج عبداللہ زبیری صاحب، الحاج انصار احمد صاحب، الحاج محمد سالم صاحب، سعید احمد صاحب، مولانا ذکی نور ندوی صاحب، پرویز انصاری صاحب ، عبدالعلیم انصاری صاحب، الحاج احمد بابو بھائی صاحب، الحاج خالد سلمان صاحب، الحاج حماد وسیم صاحب، الحاج سعید الرحمٰن صاحب، الحاج راشد علی صاحب، الحاج عبدالرحیم صاحب، ماسٹر افضال صاحب، عبیدالرحمٰن صاحب، ڈاکٹر نعیم الحسن صاحب ،عبدالمحسن جاوید صاحب، عبداللہ شوقی صاحب، مولانا مطیع اللہ سلفی ،مولانا حمیدالدین یوسفی صاحب، مولانا ابوطلحہ سلفی صاحب، مولانا مظہر الحق مدنی صاحب، ماسٹر عبدالرب صاحب، مولانا فاروق عبداللہ صاحب، عین الحق صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، مولانا انعام الرحمٰن صاحب، مولانا عتیق الرحمٰن صاحب ،اختر فضل الباری صاحب، سہیل عبدالباری صاحب، ذوالفقار انور صاحب، حاجی شفیع احمد فیضی صاحب، حاجی بدرالدین صاحب، عبیداللہ صاحب، لطیف الرحمٰن کوٹھا صاحب، محمد اشتیاق صاحب، عبداللہ زبیر صاحب، بابو بھائی صاحب، عبیداللہ ناصر صاحب، عبدالودود صاحب، اعجاز احمد صاحب، مولانا محمد ایوب سلفی صاحب، مولانا نورالدین مدنی صاحب، انجینئر فیضان عبدالباری صاحب، ڈاکٹر افضال عبدالباری صاحب، عبیداللہ طاہر صاحب، راشد کبیر صاحب، عبد الظاہر انصاری صاحب، عبد الرحیم انصاری صاحب، زبیر صاحب ساڑی والے، الحاج شرف الدین صاحب، الحاج عبد الوہاب ابوتراب صاحب، الحاج محمد ایوب صاحب تانی والے، الحاج امین الدین صاحب، الحاج محمد شعیب صاحب، مولانا خلیل اللہ فیضی صاحب، مولانا سعود اختر سلفی صاحب، مولانا مظہر احسن ازہری صاحب، مولانا عبدالرحمٰن مدنی صاحب، مولانا عبدالمعین مدنی صاحب، مولانا مظہر علی مدنی صاحب، مولانا مظہر اعظمی صاحب، حافظ ظہیر احمد حجازی صاحب، مولانا تقی الدین حجازی صاحب، مولانا سیف الرحمٰن مدنی صاحب، حافظ محمد سیف سنابلی صاحب، مولانا صباح الدین مدنی صاحب، مولانا ضامن علی عرف احمد صاحب وغیرہم۔

مغربی بنگال: مولانا شمیم اختر ندوی صاحب، مولانا ذکی احمد مدنی صاحب، حافظ عبدالحلیم صاحب، شکیل احمد صاحب، ماسٹر قطب الدین صاحب، نسیم انور صاحب، مولانا وحید الزماں تیمی صاحب، مولانا عبدالحلیم فیضی صاحب، ماسٹر عبد الودود صاحب، آفتاب احمد صاحب، مولانا محمد اسحاق مدنی صاحب، مولانا سجاد حسین صاحب ، سکندر حنیف صاحب، افتخار عالم صاحب، مولانا مطیع الرحمٰن شیث محمد مدنی صاحب، مولانا متعلم مدنی صاحب، مولانا مزمل الحق سلفی صاحب، مولانا مطیع الرحمٰن قاسمی صاحب، مولانا ذاکر مدنی صاحب ، پرویز احمد صاحب، محمد اسلم صاحب، عبدالمتین راہی صاحب، شاہ جہاں بسواس صاحب، مولانا عبدالرقیب عمری صاحب، مولانا عبدالرقیب فیضی صاحب، منت اللہ رحمانی صاحب، آصف اقبال راہی

صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن سلفی صاحب، مولانا عبداللطیف داعی صاحب، مولانا اسماعیل سلفی صاحب، مولانا عبدالحمید فیضی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن عادل مدنی، مولانا عبدالرشید سلفی صاحب، مولانا عثمانی غنی صاحب، مشتاق صاحب، مصطفیٰ صاحب، شاہجہاں صاحب، ظہیر صاحب وغیرہم۔

مغربی یوپی: مولانا محمد جرجیس صاحب، مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب، سرتاج عالم صاحب، مشرف علوی صاحب، محمد اشفاق صاحب، پرویز عالم صاحب، حاجی فاروق صاحب، حافظ عمر صاحب، محمد عثمان غنی صاحب، غیاث الدین قریشی صاحب، ڈاکٹر طلحہ صاحب، ڈاکٹر راشد صاحب، حاجی چاند قریشی صاحب، محسن صاحب، بدرالاسلام صاحب، مولانا راغب سنابلی صاحب، عبدالقدیر صاحب، حاجی صاحبِ عالم صاحب، حاجی عبدالحکیم صاحب، انعام اللہ خان صاحب، مولانا محمد فاروق مدنی صاحب، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، حاجی محمد فاروق صاحب، انجینئر عبدالمعید صاحب، مولانا راشد اثری صاحب، مولانا فرمان اثری صاحب، مولانا اسرار ریاضی صاحب، محمد نعمان صاحب، محمد نعیم صاحب، ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، ڈاکٹر خورشید صاحب، ضیاء الاسلام گڈو صاحب، حافظ زاہد صاحب، مولانا اختر صاحب، مولانا مستقیم صاحب، مولانا نورالاسلام سنابلی صاحب، محمد ذہین صاحب، مولانا شوکت محمدی صاحب، حاجی آس محمد صاحب، قرار احمد صاحب، محمد محسن صاحب، احمد علی صاحب، محمد اقبال صاحب، محمد عابد صاحب، مولانا عبدالصمد صاحب، محمد ارشاد صاحب، محمد مشتاق صاحب، ذوالفقار صاحب، محمد ہاشم صاحب، ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب، فضل الرحمٰن صاحب، محمد خالد صاحب، محمد اکرم صاحب، شکیل احمد صاحب ہاپوڑ، شفیق احمد صاحب، محمد عامر صاحب، محمد یامین صاحب، مولانا بابر سلفی صاحب، مولانا عبدالمالک ریاضی صاحب، مولانا عامر ریاضی صاحب، مولانا کمال الدین سنابلی صاحب، قاری حمید اللہ صاحب، ڈاکٹر راشد صاحب، مولانا سعود مصطفیٰ ندوی صاحب، حاجی شمشاد صاحب، حاجی قاسم صاحب، مولانا مجیب الرحمٰن صاحب، مولانا محمد یعقوب ریاضی صاحب، مولانا محسن صاحب، مولانا محمد یوسف صاحب، مولانا محمد شعیب ریاضی صاحب، مولانا نعیم فیضی صاحب، حاجی شمشاد صاحب، حاجی محمد قاسم صاحب، حاجی محمد عثمان صاحب، حاجی محمد حنیف صاحب، حافظ محمد اکبر صاحب، مولانا عبدالحمید اثری صاحب، مظہر الدین صاحب، مولانا قمرالزماں صاحب، ڈاکٹر ارشد اقبال صاحب، محمد ذہین صاحب، حکیم محمد لئیق صاحب وغیرہم۔

ممبئی: مولانا عبدالسلام سلفی صاحب، مولانا سعید احمد بستوی صاحب، ڈاکٹر عبدالمبین خان صاحب، مولانا محمد الطاف فیضی صاحب، قاری نجم الحسن فیضی صاحب، مولانا منظر احسن سلفی صاحب، ڈاکٹر عبدالحکیم مدنی صاحب، الحاج سحر اللہ صاحب، بدر عالم شیخ صاحب، عبدالحمید خان صاحب، مولانا جمیل احمد سلفی صاحب، مولانا مطیع الحق سلفی صاحب، محمد سلیم کوڈیا صاحب، مولانا عبدالودود صدیقی صاحب، مولانا عبدالحکیم مدنی صاحب، مولانا محفوظ الرحمٰن سراجی صاحب، مولانا انصار زبیر محمدی صاحب، مولانا محمد رفیق اجمل صاحب، انور لکڑاوالا صاحب، محمد حسن خان صاحب، مولانا محمود احمد فیضی صاحب، کلیم اللہ صاحب، ڈاکٹر سید عارف صاحب، مولانا حمید اللہ سلفی صاحب، مولانا عبدالمعید مدنی صاحب مہسلہ، مولانا انور یوسفی صاحب، مقصود سین صاحب، مولانا عنایت اللہ مدنی صاحب، عبدالوہاب صاحب تاشقند والے، ماسٹر سمیع اللہ صاحب، فخرالحسن صاحب، انور کمال صاحب، عمر فاروق صاحب، ظفر عالم صاحب، مولانا عبدالجلیل مکی صاحب، مولانا جلال الدین فیضی صاحب، مولوی عبدالصمد صاحب، ذوالنون جلال صاحب، مرسلین جلال صاحب، انصاف الرحمٰن صاحب، عبدالمنان صاحب داروخانہ، مسعود احمد فقیہہ صاحب، محمد یعقوب صاحب پلاسٹک والے، عبدالعزیز خان صاحب، عبدالکریم صاحب سائن، ڈاکٹر محدث خطیب صاحب، محمد علی خطیب صاحب، مولانا حکیم اللہ محمدی صاحب، مولانا عبدالصمد سلفی صاحب، مولانا محمد شفیق سلفی صاحب، حاجی شریف حسن صاحب، حاجی محمد فاروق صاحب، حاجی محمود الحسن صاحب، مولانا عبدالحق لیثی صاحب، جلال احمد صاحب، اسلم مختار صاحب، مولانا اکرم مختار صاحب، خالد سیف اللہ صاحب، نشاط عالم صاحب، صفی اللہ صاحب، مدبر بھجوانی صاحب، منور حسین خان صاحب، ڈاکٹر مسیح مستم صاحب، ناصر ربانی صاحب، فیض الرحمٰن صاحب، انصار سیٹھ صاحب، عبدالمنان صدیقی صاحب، انور شیخ صاحب، محبوب بھائی صاحب موتی والے، رضی الدین انصاری صاحب، بابو حسین خان صاحب، روش پاؤلے صاحب، سلیم رحمت اللہ انصاری صاحب، عبید فقیہہ صاحب، شوکت علی خان صاحب، مولانا وحید الزماں سلفی صاحب، عبدالسلام محمدی صاحب، محمد اشفاق صاحب، عبیدالرحمٰن صاحب، مولانا عبدالعلی سلفی صاحب، عبداللہ صاحب، عبدالصمد صاحب، پرویز صاحب، محمد عارف صاحب، ڈاکٹر عبدالکریم صاحب، مولانا عبدالشکور عبدالحق مدنی صاحب، مولانا ارشاد احمد ندوی صاحب، مولانا مشتاق احمد سنابلی صاحب، ضیاء الدین چودھری صاحب، شفیق الرحمٰن چودھری ندوی صاحب، مولانا جاوید احمد سلفی، مولانا قمرالدین فیضی وغیرہم۔

مہاراشٹر: مولانا سرفراز احمد اثری صاحب، محمد حنیف انعامدار صاحب، شیخ عظمت اللہ صاحب، محمد سلیم خان صاحب، محمد فاروق خان صاحب، محمود عالم عرف منا بھائی صاحب، مجیب خان صاحب، محمد حنیف خان صاحب، عبدالعزیز صاحب، مولانا ارشد مختار محمدی صاحب، مولانا ابورضوان محمدی صاحب، ڈاکٹر ظہور انصاری صاحب، محمد امین محمدی صاحب، ملا محمد مبین صاحب، حافظ جمیل احمد صاحب، عبدالصمد صاحب، الحاج ذکر اللہ صاحب، الحاج عبدالشکور صاحب، عظمت

اللہ صاحب، حاجی محمد طفیل صاحب، مولانا عبدالعزیز سلفی صاحب، مولانا ابوانس راحت فاروقی صاحب، ڈاکٹر محمد اقبال بسکوہری صاحب، مولانا عبدالقدوس مدنی صاحب، قاری عبدالمتین صاحب، عبداللہ تسلیم صاحب، مولانا یوسف محمدی صاحب، مولانا عبدالماجد فیضی صاحب، ڈاکٹر محمد ارشاد صاحب، نعیم اختر انصاری صاحب، تنویر پرویز صاحب، تبشیر صاحب، عطاء اللہ صاحب، عبدالسلام صاحب، حاجی عبدالستار صاحب، نعیم پٹیل صاحب، بلال پٹیل صاحب، ندیم خان صاحب، مولانا سعید احمد سلفی صاحب، سروش صاحب، تہور چودھری صاحب، عثمانی غنی صاحب، ماسٹر اقبال صاحب، اسماعیل ملا صاحب، حافظ جمیل صاحب، ڈاکٹر محمد یوسف طلحہ مدنی صاحب، مولانا جلال الدین قاسمی صاحب، ڈاکٹر نسیم صاحب، عبدالآخر صاحب، مولانا ندیم احمد خان فیضی صاحب، ڈاکٹر سلمان سراج صاحب، ڈاکٹر سعید احمد فیضی صاحب، مولانا شہنواز مدنی صاحب، عجو انصاری صاحب، عاصم فیتھ والا صاحب، عزیز سردار صاحب وغیرہم۔

ھریانہ: ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس جامعی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن سلفی صاحب، مولانا محمد خورشید محمدی صاحب، الحاج عبدالرشید صاحب، الحاج محمد سعید صاحب، احمد خان جے ای صاحب، الحاج محمد عثمان صاحب، ڈاکٹر اثیر الدین صاحب، مولانا اکبر سلفی صاحب، شہاب الدین صاحب، ڈاکٹر سعید المشرفی صاحب، حافظ محمد داؤد سلفی صاحب، مولانا محمد ضیاء الحق صاحب، مولانا محمد ایوب صاحب، مولانا محمد تعریف محمدی صاحب، الحاج نصر الدین خان صاحب، الحاج یعقوب صاحب، ماسٹر امرت صاحب، بشیر الدین صاحب، الحاج عبدالرحمٰن سکریٹری صاحب، نورالدین نمبردار صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب، ایڈوکیٹ مقصود احمد صاحب، مولانا صدیق سلفی صاحب، مولانا محمد الیاس شکراوی صاحب، مولانا عبدالستار صاحب، ماسٹر جمال الدین صاحب، مولانا محمد داود سلفی صاحب، شکیل احمد صاحب، سرپنچ طاہر صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن سلفی صاحب، حافظ محمد عابد سلفی صاحب، مولانا عطاء اللہ سلفی صاحب، مولانا جمشید احمد سلفی صاحب، مولانا عبدالمتین سنابلی صاحب، مولانا اقبال سلفی صاحب، مولوی محمد موسیٰ سلفی صاحب، مولانا مشتاق ندوی صاحب، مولانا حکیم الدین سنابلی صاحب، مولانا ولی محمد صاحب، اشرف خان صاحب، حافظ عبدالمتین صاحب، عبدالمبین صاحب، مولانا محمد مبارک مدنی صاحب، مولوی اختر صاحب، خان محمد صاحب، حافظ محمد جمشید صاحب، الحاج محمد شاہد صاحب، ماسٹر اسلم صاحب، مولانا ثناء اللہ سلفی صاحب، مولانا زکریا سلفی صاحب وغیرہم۔

نوٹ: مجلس استقبالیہ کی فہرست میں بہت کوشش کی گئی کہ ہمارے علماء ومحسنین کے ناموں میں سے کوئی باقی نہ رہے تاہم کسی اہم جماعتی فرد، عالم یا محسن کا نام رہ جانے کا امکان باقی ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو اس کا حصہ جانیں گے اور کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کا تعاون پیش کریں گے۔

مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)، پروفیسر عبد الرحمن بن عبد الجبار فریوائی حفظہ اللہ (سرپرست)، مولانا صلاح الدین مقبول احمد مدنی حفظہ اللہ (سرپرست)، مولانا محمد ہارون سنابلی حفظہ اللہ (ناظم عمومی)، الحاج وکیل پرویز حفظہ اللہ (ناظم مالیات)، ڈاکٹر عبد العزیز مدنی حفظہ اللہ (نائب امیر وصدر مجلس استقبالیہ)، حافظ محمد عبدالقیوم حفظہ اللہ (نائب امیر)، مولانا محمد علی مدنی حفظہ اللہ (نائب ناظم)، مولانا ریاض احمد سلفی حفظہ اللہ (نائب ناظم)، حافظ محمد یوسف حفظہ اللہ (نائب ناظم)، مولانا اقبال احمد محمدی حفظہ اللہ (کنوینر)

☆☆☆

پھیکے پھیکے

نتیجۂ فکر: عبدالوہاب حجازی

یہ کیا دور ہے، بحر و بر پھیکے پھیکے ——— چمن اور گلہائے تر پھیکے پھیکے
ہیں صحن چمن میں عنادل کے نغمے ——— منڈیر اور دیوار و در پھیکے پھیکے
تبسم کی لذت، نگاہوں کے شربت ——— رفاقت کے پھل اور شجر پھیکے پھیکے
سبھی اقرباء کی محبت، تعلق ——— بدل کر ہوئے گھر کے گھر پھیکے پھیکے
مزہ ہے اگر اے سے اپیل ہی میں ہے ——— الف، باء کے زیر و زبر پھیکے پھیکے
ہیں منڈی کے پھل، سبزیاں پھیکی پھیکی ——— ہیں صراف کے سیم و زر پھیکے پھیکے
کہاں ہیں وہ "کالا نمک" کی بہاریں ——— ہوئے "بسمتی" کے ثمر پھیکے پھیکے
کبھی ہم نے سوچا سبب اس کا کیا ہے ——— ہیں پیغام، پیغام بر پھیکے پھیکے
الہ السموات والارض سے ہیں ——— متاع وفا کے گہر پھیکے پھیکے
گہن لگ گیا شمس اخلاص کو یوں ——— اطاعت کے در رہ گزر پھیکے پھیکے
جزا ہے یہ جنس عمل کی حجازی ——— کہ ہیں سب کے فکر و نظر پھیکے پھیکے
تمہیں دین فطرت کی طاعت ہے لازم ——— سوا اس کے ادیان شر پھیکے پھیکے
رکھو ربط اخلاص رب جہاں سے ——— بسر زندگی ہو گی امن و اماں سے

۲۵ ستمبر ۲۰۲۴م

مرکزی جمعیت کی کانفرنس کے لئے

چلے چلو کہ ہے دلی میں اجتماعِ عام

چلے چلو کہ ہے دلی میں اجتماعِ عظیم
دروس دیں گے فقیہانِ رب دینِ کریم

وہاں مذاہبِ عالم کے ہوں گے دانشور
بتائیں گے ہمیں کیا ہیں مفید علم و ہنر

خدا کا دین ہے کیا؟ اور آدمیت کیا؟
کہ نسلِ خاکی میں ہے رشتۂ اخوت کیا؟

جہاں میں آدمِ خاکی کا سلسلہ کیاہے؟
اور آدمی کا مقام اور مرتبہ کیا ہے؟

حقوق اور فرائض ادا کریں کیسے؟
وقار اور محبت سے ہم جئیں کیسے؟

جہاں میں امن واماں کا قیام کیسے ہو؟
فساد و شر کا بھلا اختتام کیسے ہو؟

پیامِ رہبر انسانیت سنائیں گے
طریقِ رحمت عالم ہمیں بتائیں گے

ہر آدمی تو فقط ایک رب کا بندہ ہے
اسی کو زیبا قیام و رکوع وسجدہ ہے

اسی نے ہم کو بنایا اسی کے بندے ہیں
فقیر اس کے ہیں فریاد اس سے کرتے ہیں

ہرایک آدمی پیدا ہے دینِ فطرت پر
نجات پائے گا کب ایسے دین سے ہٹ کر

خدا نے ہم کو نوازا دماغ وعقل وشعور
دیا قرآن ہدایت کے واسطے دستور

عطا کیا ہے فضیلت تمام خلقت پر
ہیں رشک کرتے ملائک ہماری صورت پر

ہمارے آگے فرشتے جھکے بحکمِ خدا
کسی بھی غیر کے در پر جھکیں گے کیسے بھلا

ہر آدمی ہے معزز ہر آدمی آزاد
روا نہیں ہے کسی پر کوئی کرے بیداد

بچایا جس نے کسی کو بھی قتل ہونے سے
بچایا اس نے ہے انسانیت کو مرنے سے

وہ جس نے خون کیا ہے کسی کا بھی ناحق
توسب کے جینے کا اس شخص نے ہے مارا حق

جو آدمی کسی انساں کے کام آتاہے
معین اور مددگار رب کو پاتاہے

جو پردہ پوشی کرے گا کسی کی دنیا میں
تورب چھپائے گا اس کے عیوب عقبیٰ میں

یتیم وبیوہ کی خدمت کرے گا جو انصارؔ
بہشت میں وہ رہے گا رسولِ پاک کا یار

وہی ہے آدمی بہتر وہی ہے رب کاحبیب
جو کام آئے ہراک کے بعید ہوکہ قریب

ہراک بشرپہ ہے لازم بشر کی قدر کرے
کرے جو کوئی جہالت تواس پر صبر کرے

کسی بھی دین کو کوئی برا بھلا نہ کہے
کسی کو گالی نہ دے اور کچھ برانہ کہے

ہمارے دل میں ہو الفت نبی رحمت سے
نہ ہٹنے پائے قدم اپنا راہ سنت سے

دعا یہ کرتے ہیں انصار رب سے صبح ومسا
رسول پاک کے نقش قدم پہ ہم کو چلا

بچاکے رکھ ہمیں ہر شرک کی غلاظت سے
سعید رکھ ہمیں توحید کی سعادت سے

شمیم احمد انصارؔ عمری
پرنسپل مدرسہ محمدیہ کھیدو پورہ، مئو، یوپی

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

ماہ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ کا چاند نظر نہیں آیا

نئی دہلی: ۳/اکتوبر ۲۰۲۴ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی سے جاری اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ ۲۹/ ربیع الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ۳/اکتوبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی اور رؤیت ہلال ماہِ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں اور ملی تنظیموں سے بذریعہ فون رابطے کیے گئے۔ مگر ملک کے اکثر حصے میں مطلع ابر آلود ہونے کے سبب کسی بھی صوبہ سے رؤیت ہلال کی مصدقہ ومستند خبر موصول نہیں ہوئی۔ بنابریں مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کل بروز جمعہ ربیع الاول کی ۳۰/ویں تاریخ ہوگی۔ ان شاء اللہ

دنیا کے تمام مذاہب احترام انسانیت، امن محبت اور بھائی چارہ کے علمبردار رہے ہیں: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام احترام انسانیت اور مذاہب عالم کے عنوان پر پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تیاریاں شباب پر، پورے ملک میں کافی جوش وخروش، میٹنگوں کا سلسلہ جاری

دہلی: ۶/اکتوبر ۲۰۲۴ء، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام تاریخی دو روزہ عظیم الشان پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس ۹-۱۰/نومبر ۲۰۲۴ کو دہلی کے تاریخی رام لیلا میدان میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک وبیرون ملک کے مشاہیر علمائے کرام ودانشوران ملک وملت اور اہم مذہبی و سماجی شخصیات شریک ہوں گی۔ جو ملک وملت اور انسانیت کو درپیش اہم مسائل و مشکلات کے تناظر میں مذکورہ مرکزی موضوع کے مختلف پہلوؤں پر چشم کشا، بصیرت آمیز، ایمان افروز خطابات، تقاریر، مقالات اور منظوم کلام پیش کریں گی اور جن سے ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے شرکائے کانفرنس فیضیاب ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ کانفرنس کی تیاریاں شباب پر ہیں، کانفرنس کے موضوع اور مقام کی اہمیت وضرورت اور معنویت کے پیش نظر ملک کے طول وعرض کے اندر کانفرنس کے تئیں کافی جوش وخروش پایا جا رہا ہے۔ صوبائی، ضلعی اور شہری ومقامی جمعیات اہل حدیث کانفرنس کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے اور اس کے پیغام انسانیت کو عام کرنے کیلئے میٹنگیں کر رہی ہیں اور اس کے تئیں بیداری پروگرام منعقد ہو رہے ہیں۔

اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کانفرنس کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دنیا کے تمام مذاہب اصلاً احترام انسانیت، امن وشانتی، الفت ومحبت، بھائی چارہ، رواداری، خیر سگالی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے علمبردار ہیں، تمام مذاہب میں یہ قدریں مشترک ومسلمہ ہیں اور سارے مذاہب میں بلاتفریق رنگ ونسل، جنس، ذات پات، امیر وغریب سب کی جان ومال، عزت وآبرو، دین وعقیدہ اور عقل وشعور کی حرمت وحفاظت مسلم ہے۔ لہٰذا کسی بھی انسان، مذہب اور گروہ کے ساتھ کسی بھی بنیاد پر امتیازی سلوک اور بھید بھاو اور کسی بھی سطح پر تفریق درست نہیں ہے۔ دنیا کے سارے انسان ایک آدم کی اولاد ہیں، سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، سب محترم ہیں، صالحیت اور اچھائی ہی شرافت وکرامت کا معیار ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے ہمیشہ ان مقاصد ومصالح کے فروغ وتحفظ اور حصول کو ترجیحی طور پر یقینی بنانے کی کوشش کی ہے، اپنی تمام تر سرگرمیوں اور خدمات اور ہر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، قومی سیمینار اور سمپوزیم کا مرکز ومحور انہیں بنیادوں اور اصولوں کو بنایا ہے اور امن وشانتی کے قیام، انسانیت کی تعمیر، اخوت کا فروغ، رواداری اور قومی یکجہتی کے استحکام، حقوق نسواں واطفال کے تحفظ، محروم طبقات کی فلاح وبہبود، دہشت گردی کی بیخ کنی اور سماجی برائیوں کے خاتمے کی بات کی ہے اور اس پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مرکزی موضوع بھی یہی قرار پایا ہے۔ آج کے ناگفتہ بہ حالات میں ضرورت ہے کہ مذاہب کے اندر مشترک اقدار وتعلیمات کو وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے اور پیغام امن وانسانیت کو عام کیا جائے تاکہ ملک وملت ہی نہیں بلکہ عالمی وانسانی سطح پر نفرت وعداوت، بغض وحسد، بے اعتمادی، شکوک وشبہات، غلط فہمی، تشدد اور خوف ودہشت کا خاتمہ اور امن وانسانیت، الفت ومحبت، بھائی چارہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور تحفظ حقوق کی بالادستی قائم ہو۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں توقع ظاہر کی ہے کہ یہ کانفرنس اپنے موضوع و مشتملات اور زمان ومکان کے لحاظ سے سنگ میل ثابت ہوگی اور مذاہب عالم خصوصا اسلام کے پیغام امن وانسانیت، تحفظ حقوق، رواداری، قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ، خوف وہراس، تشدد، دہشت گردی، شراب نوشی ودیگر منشیات، جہیز، جوا، رشوت، جہالت، خود غرضی، استحصال، صنفی وسماجی نابرابری وغیرہ کے خاتمے اور ماحولیات اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے اہم کردار ادا کرے گی۔ ان شاء اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

کے زیر اہتمام

پینتیسویں ۳۵

دو روزہ

عظیم الشان

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

دہلی چلو

بعنوان **احترام انسانیت اور مذاہب عالم**

زیر صدارت

فضیلۃ الشیخ

مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

تاریخ

10-9

نومبر 2024ء

سنیچر، اتوار

9 بجے صبح تا 10 بجے شب

مقام

رام لیلا میدان

ترکمان گیٹ، نئی دہلی

ملک و بیرون ملک سے مشاہیر علمائے کرام و مفکرین عظام کے چشم کشا، بصیرت آمیز اور ایمان افروز خطابات، تقاریر، مقالات اور نظمیں پیش ہوں گی۔ ان شاء اللہ

اہم موضوعات

- انسانی زندگی میں مذہب کی اہمیت
- احترام انسانیت کا مفہوم اور تقاضے
- مذاہب عالم میں مشترکہ اقدار کی تلاش
- انسانیت کی تعمیر و ترقی میں مذاہب کا کردار
- مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
- دہشت گردی کے خاتمہ میں مذاہب کا کردار
- مذاہب عالم اور حقوق انسانی کا تحفظ
- اسلام اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی
- اسلام میں انسانی کرامت کے مظاہر
- احترام انسانیت قرآن کی روشنی میں
- رسول اللہ ﷺ اور تکریم انسانیت
- صحابہ کرام اور تکریم انسانیت
- اسلاف کرام اور تکریم انسانیت
- علمائے اہل حدیث اور تکریم انسانیت
- اسلام آزادی رائے وضمیر کا نقیب
- اسلام اور بنیادی انسانی حقوق
- اسلام اور مذہبی رواداری
- اسلام اور بین المذاہب مکالمہ
- اسلام دین وسطیت واعتدال ہے
- دہشت گردی کے خاتمے میں اسلام کا کردار
- میثاق مدینہ، پرامن تعایش باہمی کا اولین منشور
- خطبہ حجۃ الوداع۔ حقوق انسانی کا اولین منشور
- اسلام اور ملکی قوانین کی پاسداری
- اسلام اور مذہبی شخصیات کا احترام
- بے حیائی کے خاتمے میں اسلام کا کردار
- انسانیت کو درپیش مسائل اور اسلامی تعلیمات
- آلودگی کے خاتمے میں اسلام کا کردار
- اسلام اور حفظان صحت
- تعلیم کے فروغ میں اسلام کا کردار
- انسانی وسائل کے فروغ میں اسلام کا کردار
- پانی کا تحفظ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں
- گداگری کے خاتمے میں اسلام کا کردار

بلاتفریق مسلک و مذہب بڑی تعداد میں دینی حمیت، اسلامی اخوت، جماعتی غیرت اور انسانی بھائی چارہ کے ساتھ جوق در جوق شریک کانفرنس ہو کر اسلام کے پیغام امن و انسانیت اور قومی یکجہتی اور بقائے باہم کو عام کریں۔

اپیل کنندگان: جملہ ذمہ داران واراکین مجلس استقبالیہ

برائے رابطہ

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند

4116 اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۶

برائے تعاون

MARKAZI JAMIAT AHLE HADEES HIND

Website: www.ahlehadees.org, Ph: 011-23273407

Email: jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

ahlehadeesconf24@gmail.com

Mob. 9810793930, 9899683111

9213172981, 9818894598, 9810162108

https://www.facebook.com/MarkaziJAHHind @markazijamiatahlehadeeshind/ https://twitter.com/MarkaziJAHHind https://www.instagram.com/markazijahhind/